بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نحمدہ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
اللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ

مشکوٰۃ
MONTHLY MISHKAT

”قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح
کے بغیر نہیں ہوسکتی“
(بانی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان
MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA BHARAT

نگران: کے طارق احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
نیاز احمد نائک

نائبین
تبریز احمد سلیجہ، اطہر احمد شمیم
ریحان احمد شیخ

مینیجر
سید عبدالہادی

مجلس ادارات
عمر عبدالقدیر، بلال احمد آہنگر
مرشد احمد ڈار، ناصر الدین حامد
صالح احمد، اعجاز احمد میر

ڈیزائننگ
آر۔محمود احمد عبداللہ

دفتری امور
عبدالرب فاروقی، مجاہد احمد سلیجہ

مقام اشاعت
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک
اندورن ملک ₹220
بیرون ملک $150
قیمت فی پرچہ ₹ 20

فہرست مضامین

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 19 اپریل 2019 — 5
دیار مہدی سے — 8
خلفائے احمدیت کے افراد جماعت کے تئیں پیار اور محبت کے جذبات — 9
دور حاضر میں قیام خلافت کے سلسلہ میں مسلمانوں کی مساعی — 14
خلیفہ خدا بناتا ہے — 19
فقہی مسائل — 21
DIARY DOSE — 22
ذکر اسلام آباد کا پیارے حضور کے پیارے الفاظ میں — 23
ملکی رپورٹس — 26
Mishkat Archives — 28
Remembering Faiz — 35
Huzoor's tips for good health — 36
Summary Of Khutba Juma Delivered On 5th April 2019 — 40

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

خلافت ہے نظام آسمانی

خلافت ان نعمتوں کے تسلسل کا نام ہے جو انبیاء لیکر اس دنیا میں آتے ہیں۔انبیاء کی مثال ان گلیشرز کی مانند ہوتی ہے جہاں برف اور پانی کے ذخائر موجود رہتے ہیں۔خلفاء کرام ان آبی ذخائر کو نہروں اور دریاؤں کے مانند انسانی ضرورتوں کی تکمیل کیلئے آگے لے جانے کاکام کرتے ہیں۔یہ نہریں کہیں آمدہ روکوں سے اعراض کرتے ہوئے وقار کے ساتھ گزرجاتی ہیں اور کبھی انکو خس و خاشاک کی طرح اڑاتے ہوئے اپنے منزل مقصود کی طرف بسرعت رواں دواں ہوتی ہیں۔بعینہ خداتعالیٰ کے انبیاء اورانکے خلفاء اپنے مشن کی تکمیل میں تمام روکوں کو عبور کرتے ہوئے مظفر ومنصور ہوتے ہیں۔انبیاء کی طرح خلفاء کی مثال چراغ کی مانند ہے جو چہار سواپنی روشنی بکھیرتے ہیں۔ وہ نہ مشرقی ہوتے ہیں اورنہ مغربی۔ان کے دل میں بنی نوع انسان کی ہمدردی مادر مہرباں سے بھی بڑھ کر ہوتی ہے۔اس دلی ہمدردی پر امیر مینائی کا یہ شعر صادق آتا ہے

خنجر چلے کسی پہ تو تڑپتے ہیں ہم امیر سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

کرائس چرچ نیوزیلینڈ میں ۱۵ مارچ ۲۰۱۹ کو ایک انسانیت سوزواقعہ میں ایک شوٹر نے نماز جمعہ کے لئے جمع ہوئے ۵۰افراد کو شہید کردیا۔اس افسوس ناک واقعہ پر اظہار افسوس کرتے ہوئے خلیفۃاللہ حضرت مرزا مسروراحمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فوری ایک پریس ریلیز جاری فرمائی اور اس جارحانہ اور وحشیانہ قتل عام کی پر زور الفاظ میں مذمت فرمائی اور متاثرین و لواحقین سے اظہار ہمدردی کی۔

اس زمانہ میں مسلمانوں نے اپنے عمل سے رحمۃ اللعٰلمین کے نام کو بدنام کرنے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی ہے۔ وہ نبی رحمت جو نہ صرف انسانوں بلکہ چرند پرند کے لئے اپنی ہمدردی اور رافت کے جذبات رکھتے تھے ان کی تعلیم کو پس پشت ڈالتے ہوئے مسلمان سختی اوردرشتی کی روش کو اپنائے ہوئے ہیں۔حالانکہ حضور ﷺ نے فرمایاہے کہ دین آسانی چاہتاہے اور آپ ﷺ کو جب مشکل اور آسان امر میں اختیار دیاجاتاتو آپ آسان امر کو اختیار فرمایاکرتے تھے۔آپ ﷺ یہ تلقین فرماتے تھے کہ آسانی پیداکرو نہ کہ سختی اور مشکلات اور ایسی باتیں پھیلاؤ جو موجب تسکین و بشاشت ہوں نہ کہ وہ جو نفرت انگیز ہوں۔ان حسین تعلیمات کو اس دور میں از سرِنو قائم کرنے اوراسلام کا حقیقی اور امن بخش چہرہ دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایاہے اور آپ کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام فرمایاہے۔اب دنیاکا حقیقی امن اور مسلمانوں کاعروج اسی خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔ مسلمانوں کے اتحاد اور اتفاق کا راز خلافت کے ساتھ وابستگی میں پنہاں ہے۔ اور وہ خلافت اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں قائم فرمادی ہے۔

اب اسی گلشن میں لوگو راحت وآرام ہے وقت ہے جلد آؤ اے آوارگان دشت خار

نیاز احمد نائک

***

قرآن کریم

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (النور آیت ۵۶)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ۚ وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

اور اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اسکی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے تھے) تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ۔

(مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفة)

اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو مبعوث کرے گا پس وہ دمشق کے مشرق کی طرف سفید منارے کے پاس نزول فرماہوں گے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ۔

(مشکوٰۃ بَابُ الْاِنْذَارِ وَالتَّحْذِيْرِ)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ قائم ہو گی، پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا، پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ جب یہ دور ختم ہو گا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ ظلم ستم کے اس دور کو ختم کر دے گا جس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہو گی ! یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

کلام الامام المھدی علیہ السلام

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے، بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اسکے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔

(الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ:۳۰۵-۳۰۶)

اس حدیث کے یہی معنے ہیں کہ مسیح موعودؑ آنے والا دمشق کے شرقی طرف ظاہر ہوگا اور قادیاں دمشق سے شرقی طرف ہے۔ حدیث کا منشاء یہ ہے کہ جیسے دجال مشرق میں ظاہر ہوگا ایسا ہی مسیح موعودؑ بھی مشرق میں ہی ظاہر ہوگا۔”

(تحفہ گولڑویہ ،روحانی خزائن جلد۱۷، صفحہ ۱۶۵ حاشیہ)

امام وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

آنحضرتؐ نے تو حضرت مسیح موعودؑ کے بعد سلسلۂ خلافت کو ہمیشہ کیلئے قرار دیا ہے جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ اب میں اس طرف آتا ہوں، وہ تو ضمنی باتیں تھیں کہ خلافت جماعت احمدیہ میں ہمیشہ قائم رہنی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی جب یہ دور ختم ہو گا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی جب تک اللہ چاہے گا پھر اللہ اسے بھی اٹھا لے گا اس کے بعد پھر خلافت عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّة قائم ہو گی اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے اور یہ جو دوبارہ قائم ہونی تھی یہ حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے ہی قائم ہونی تھی۔ پس یہ خاموش ہونا بتاتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد جو سلسلۂ خلافت شروع ہونا ہے یا ہونا تھا، دائمی ہے اور یہ الٰہی تقدیر ہے اور الٰہی تقدیر کو بدلنے پر کوئی فتنہ پرداز بلکہ کوئی شخص بھی قدرت نہیں رکھتا۔ یہ قدرت ثانیہ یا خلافت کا نظام اب انشاء اللہ تعالیٰ قائم رہنا ہے اور اس کا آنحضرتؐ کے خلفاء کے زمانہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر یہ مطلب لیا جائے کہ وہ ۳۰سال تھی تو وہ ۳۰سالہ دور آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق تھا اور یہ دائمی دور بھی آپؐ ہی کی پیشگوئی کے مطابق ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷/مئی ۲۰۰۵ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ 19/ اپریل 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جن بدری صحابی کا میں ذکر کروں گا ان کا نام ہے حضرت عثمان بن مظعون۔ آپ کا تعلق قریش مکہ کے خاندان بنو جمح سے تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کے ابتدائی زمانہ میں طلحہ، زبیر، عمر، حمزہ اور عثمان بن مظعون آپ کو مل گئے۔ اُن میں سے ہر شخص آپ کا فدائی تھا ہر شخص آپ کے پسینے کی جگہ اپنا خون بہانے کیلئے تیار تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تیرہ سال تک مصائب بھی آئے مشکلات بھی آئیں تکالیف بھی آپ کو برداشت کرنی پڑیں مگر آپ ﷺ کو اطمینان تھا کہ مکہ والوں میں سے عقل والے، سمجھ والے ،رتبے والے، تقویٰ والے، طہارت والے مجھے مان چکے ہیں اور اب مسلمان ایک طاقت سمجھے جاتے ہیں۔ جب کوئی شخص رسول کریم ﷺ کے متعلق کہتا کہ نعوذ باللہ وہ پاگل ہیں تو اس کے دوسرے ساتھی ہی اسے کہتے کہ اگر وہ پاگل ہے تو فلاں شخص جو بڑا سمجھدار اور عقل مند ہے انہیں کیوں مانتا ہے۔ یہ ایک ایسا جواب تھا جسکے جواب میں کوئی شخص بولنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔

یورپین مصنف رسول کریم ﷺ کے خلاف بہت بولتے ہیں مگر جہاں ابو بکر کا نام آتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ابو بکر بڑا بے نفس تھا اس پر بعض دوسرے یورپین مصنّف کہتے ہیں کہ جس شخص کو ابو بکر نے مان لیا وہ جھوٹا کس طرح ہو گیا۔ جس کو ابو بکر نے مانا وہ بھی یقیناً قابل تعریف ہے۔

ایک اور جگہ کفار مکہ کی حسرتوں اور حسد کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے ایسے سامان پیدا کئے کہ کفار کے دل ہر وقت جل کر خاکستر ہوتے رہتے تھے۔ کوئی بڑا خاندان ایسا نہیں تھا کہ جسکے افراد رسول کریم ﷺ کی غلامی میں نہ آ چکے ہوں۔ حضرت عثمان بن مظعون بھی ایسے ایک بڑے خاندان میں سے تھے۔ غرض ہزاروں لوگ ایسے تھے جو اسلام کے شدید دشمن تھے مگر ان کی اولادوں نے اپنے آپ کو محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں ڈال دیا اور میدان جنگ میں اپنے باپوں اور رشتہ داروں کے خلاف تلواریں چلائیں۔

حضور انور نے فرمایا: ابن اسحاق کے نزدیک حضرت عثمان بن مظعون نے تیرہ آدمیوں کے بعد اسلام قبول کیا۔ آپ نے اور آپ کے بیٹے سائب نے مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ حبشہ کی طرف پہلی ہجرت بھی کی تھی۔ حبشہ قیام کے دوران ہی جب انہیں خبر ملی کہ قریش ایمان لے آئے ہیں تب آپ واپس مکہ آگئے تھے۔ لیکن مکہ

پہنچ کر معلوم ہوا کہ یہ خبر جھوٹی تھی۔اس پر کچھ لوگ واپس چلے گئے اور کچھ لوگ امان لے کر مکّہ میں داخل ہوئے۔حضرت عثمان بن مظعونؓ ولید بن مغیرہ کی امان میں آئے۔مکہ جاکر آپ کو معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ کو تکالیف پہنچ رہی ہیں اور ان پر ظلم ہو رہاہے۔ اس پر انہوں نے ولید سے کہا کہ آپ اپنی امان واپس لے لیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی امان کافی ہے۔ ولید نے کہا کہ اے میرے بھتیجے کیا تجھے میری امان سے کوئی تکلیف پہنچی ہے یا تمہاری بے عزتی ہوئی ہے۔ حضرت عثمان نے کہا نہیں لیکن مجھے اللہ کی امان کا فی ہے۔ اس پر ولیدنے کہا کہ پھر خانہ کعبہ میں علی الاعلان میری امان واپس کرو۔ حضرت عثمان نے خانہ کعبہ جاکر سب کے سامنے امان واپس کرنے کا اعلان کردیا۔

ہجرت حبشہ کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ ان لوگوں کا مکہ سے نکلنا ایک نہایت ہی دردناک واقعہ تھا۔ان کے دلوں کی جو حالت تھی سو تھی۔ ان کو دیکھنے والے بھی ان کی تکلیف سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ چنانچہ جس وقت یہ قافلہ نکل رہا تھا حضرت عمر جو اس وقت تک کافر اور اسلام کے شدید دشمن تھے، اتفاقاً اس قافلے کے بعض افراد کو مل گئے۔ ان میں ایک صحابیہ ام عبداللہ نامی بھی تھیں۔ بندھے ہوئے سامان اور تیار سواریوں کو جب آپ نے دیکھا تو آپ سمجھ گئے کہ یہ لوگ مکہ چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ آپ نے کہا ام عبداللہ یہ تو ہجرت کے سامان نظر آرہے ہیں۔ ام عبداللہ کہتی ہیں، میں نے جواب میں کہا ہاں! خدا کی قسم ہم کسی اور ملک میں چلے جائیں گے کیونکہ تم نے ہم کو بہت دکھ دیئے ہیں اور ہم پر بہت ظلم کئے ہیں۔ ہم اس وقت تک اپنے ملک میں نہیں لوٹیں گے جب تک خدا تعالیٰ ہمارے لئے کوئی آسانی اور آرام کی صورت نہ پیدا کر دے۔ ام عبداللہ بیان کرتی ہیں کہ عمر نے جواب میں کہا کہ اچھا۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ پھر وہ جلدی سے منہ پھیر کے چلے گئے اور میں نے محسوس کیا کہ اس واقعہ سے ان کی طبیعت نہایت ہی غمگین ہو گئی ہے۔

ایک دن لبید جوعرب کا ایک مشہور شاعر تھا مکہ کے رؤساء میں بیٹھا اپنے شعر سنارہا تھا کہ اس نے ایک مصرع پڑھا۔ وَكُلُّ نَعِيمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلُ۔ جسکے یہ معنی ہیں کہ ہر نعمت آخر مٹ جانے والی ہے۔ عثمان بن مظعون نے کہا کہ یہ غلط ہے جنت کی نعمتیں ہمیشہ قائم رہیں گی۔ لبید ایک بہت بڑا آدمی تھا یہ جواب سن کر جوش میں آگیا اور اس نے کہا کہ اے قریش کے لوگو! تمہارے مہمان کو تو پہلے اس طرح ذلیل نہیں کیا جاتا تھا اب یہ نیا رواج کب سے شروع ہوا ہے۔ اس پر ایک شخص نے کہا یہ ایک بیوقوف آدمی ہے اس کی بات کی پرواہ نہیں کریں۔ حضرت عثمان نے اپنی بات پر اصرار کیا اور کہا کہ بیوقوفی کی کیا بات ہے جو بات میں نے کہی ہے وہ سچ ہے اس پر ایک شخص نے اٹھ کر زور سے آپ کے منہ پر گھونسا مارا جس سے آپ کی ایک آنکھ نکل گئی۔ ولید اس وقت اس مجلس میں بیٹھا ہوا تھا جس نے آپ کو پناہ دی تھی عثمان بن مظعون کے باپ کے ساتھ اس کی گہری دوستی تھی۔ اپنے مردہ دوست کے بیٹے کی یہ حالت اس سے دیکھی نہ گئی مگر مکہ کے رواج کے مطابق جب عثمان اسکی پناہ میں نہیں تھے تو وہ ان کی حمایت بھی نہیں کر سکتا تھا اس لئے اور تو کچھ نہ کر سکا۔ نہایت ہی دکھ کے ساتھ عثمان ہی کو مخاطب کر کے بولا کہ اے میرے بھائی کے بیٹے خدا کی قسم تیری یہ آنکھ اس صدمہ سے بچ سکتی تھی جبکہ تو ایک زبردست حفاظت میں تھا لیکن تو نے خود ہی اپنی پناہ کو چھوڑ

دیا اور یہ دن دیکھا۔ عثمان نے جواب دیا کہ جو کچھ میرے ساتھ ہوا ہے میں خود اس کا خواہش مند تھا۔ تم میری پھوٹی ہوئی آنکھ پر ماتم کر رہے ہو حالانکہ میری تندرست آنکھ اس بات کیلئے تڑپ رہی ہے کہ جو میری بہن کے ساتھ ہوا ہے وہی میرے ساتھ کیوں نہیں ہوتا۔ ولید کو عثمان نے یہ جواب دیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ میرے لئے بس ہے۔ اگر وہ تکلیفیں اٹھا رہے ہیں تو میں کیوں نہ اٹھاؤں۔ میرے لئے خدا کی حمایت کافی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ عثمان بن مظعون کا اسطرح جواب دینا اس لئے تھا کہ انہوں نے قرآن کریم سنا ہوا تھا اسلامی تعلیم سنی ہوئی تھی قرآن کریم پڑھا ہوا تھا اور اب ان کے نزدیک شعروں کی کچھ حقیقت ہی نہیں تھی بلکہ خود لبید نے مسلمان ہونے پر یہی طریق اختیار کیا تھا چنانچہ حضرت عمر نے ایک دفعہ اپنے ایک گورنر کو کہلا بھیجا کہ مجھے بعض مشہور شعراء کا تازہ کلام بھیجو۔ جب لبید سے اس خواہش کا اظہار کیا گیا تو انہوں نے قرآن کریم کی چند آیات لکھ کر بھیج دیں۔

حضرت عثمان سے آنحضرتؐ کا جو تعلق اور پیار تھا اس کا اظہار اس ایک واقعہ سے ہوتا ہے۔ روایت میں آتا ہے کہ ان کے فوت ہونے پر رسول کریمؐ نے انہیں بوسہ دیا اور آپؐ کی آنکھوں سے اس وقت آنسو جاری تھے۔ جب رسول کریم ﷺ کا صاحبزادہ ابراہیم فوت ہوا تو آپ نے اس وقت اسکی نعش پر فرمایا: اَلْحِقْ بِسَلَفِنَا الصَّالِحِ عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُوْن یعنی ہمارے صالح عزیز عثمان بن مظعون کی صحبت میں جا۔

حضرت عثمان بن مظعون کی مدینہ ہجرت کا واقعہ اس طرح ملتا ہے۔ محمد بن عمر واقدی بیان کرتے ہیں کہ آل مظعون ان لوگوں میں سے تھے جن کے مرد اور عورتیں سب کے سب جمع ہو کر ہجرت کیلئے روانہ ہوئے تھے اور ان میں سے کوئی مکہ میں باقی نہیں رہا۔ حضرت ام علاء بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین مدینہ میں آئے تو انصار کی خواہش تھی کہ ان کے گھروں میں رکیں اس پر ان کیلئے قرعہ ڈالا گیا تو حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصہ میں آئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون اور حضرت ابوہیثم بن تیہان کے درمیان مؤاخات کا رشتہ قائم فرمایا۔ حضرت عثمان غزوہ بدر میں بھی شامل ہوئے۔ آپ تمام لوگوں سے زیادہ جوش کے ساتھ عبادات بجا لاتے تھے دن کو روزہ رکھتے تھے اور رات کو عبادت کیا کرتے تھے۔ خواہشات سے بچ کر رہتے تھے اور عورتوں سے دور رہنے کی کوشش کرتے۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا ترک کرنے اور خود کو خصی کر دینے کی اجازت مانگی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

پھر یہ روایت ہے کہ ایک دن حضرت عثمان بن مظعون کی اہلیہ ازواج مطہرات کے پاس آئیں۔ ازواج مطہرات نے انہیں پراگندہ حالت میں دیکھ کر فرمایا بڑے میلے کپڑے بال بکھرے ہوئے ہیں تم نے ایسی حالت کیوں بنا رکھی ہے؟ اپنے آپ کو سنوار کر رکھا کرو۔ تمہارے شوہر سے زیادہ دولتمند تو قریش میں کوئی نہیں ہے۔ حضرت عثمان کی بیوی کہنے لگیں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگے رہتے ہیں ہماری طرف توجہ نہیں دیتے دن کو روزے رکھتے ہیں رات کو عبادت کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ازواج نے آپ کو بتایا۔ یہ بات سن کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان سے ملے اور فرمایا کیا تمہارے

لئے میری ذات میں اسوہ نہیں ہے؟ حضرت عثمان نے کہا کہ میں تو کوشش کرتا ہوں کہ بالکل آپ کے مطابق چلوں تو اس پر آپ نے فرمایا کہ تم دن بھر روزے رکھتے ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کی جی ہاں میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا مت کرو۔ تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے اہل کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے بیوی بچوں کا تم پر حق ہے۔ نفل پڑھو راتوں کو جاگو لیکن سونا بھی ضروری ہے۔ روزہ رکھو اور چھوڑو بھی اگر نفلی روزے رکھے ہیں تو بیشک رکھو لیکن کچھ دن ناغے بھی ہونے چاہئیں کچھ عرصہ کے بعد ان کی بیوی ازواج مطہرات کے پاس دوبارہ آئیں تو انہوں نے خوشبو لگائی ہوئی تھی گویا کہ وہ دلہن ہوں انہوں نے کہا کیا بات ہے آج بڑی سجی بنی ہو اس پر وہ کہنے لگیں کہ ہمیں بھی وہ چیز حاصل ہو گئی ہے جو لوگوں کو میسر ہے یعنی اب خاوند توجہ دیتا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ عثمان بن مظعون نے زمانہ جاہلیت سے ہی شراب ترک کر رکھی تھی اسلام میں بھی تارک دنیا ہونا چاہتے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوئے کہ اسلام میں رہبانیت جائز نہیں ہے اس کی اجازت نہیں دی۔

حضرت عثمان بن مظعون پہلے مہاجر تھے جنہوں نے مدینہ میں وفات پائی آپ دو ہجری میں فوت ہوئے۔ بعض کے نزدیک آپ کی وفات غزوہ بدر کے بائیس ماہ کے بعد ہوئی اور آپ جنت البقیع میں دفن ہونے والے پہلے شخص تھے۔ حضور انور نے فرمایا: ان کے حوالے سے کچھ اور باتیں بھی ہیں جو انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

***

دیار مہدیؑ سے

ایک صاحب ایران کے رہنے والے جو خدا رسیدہ اور ملہم انسان تھے۔ان کو خدا کی طرف سے الہام ہوا۔مقصود تواز قادیان حاصل مےشود اور کئی دفعہ ہوا۔غرض اسی تلاش میں وہ صاحب پشاور پہنچے اور پشاور سے قادیان تشریف لائے۔جس روز وہ صاحب قادیان میں تشریف لائے تھے۔اسی روز مولوی صاحب بھی دارالامان میں موجود تھے اور یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمایا۔آپ نے فرمایا کہ وہ صاحب بڑے بازار میں بزبان فارسی عوام الناس سے پوچھ رہے تھے کہ مرزا صاحب کہ است۔ مسیح موعود است۔عوام آپ کی زبان کو نہ سمجھنے کی وجہ سے جواب نہیں دے سکتے تھے۔اُدھر حضرت مسیح موعودؑ سیر کے لئے گھر سے باہر تشریف لائےا ور احباب منتظرین آپ کے ساتھ چلے۔جب حضور چند قدم باہر کو تشریف لے گئے تو خدا کی طرف سے آپ کو الہام ہوا کہ آپ کی تلاش میں ایک شخص بازار میں پھر رہا ہے اور آپ باہر جا رہے ہیں۔ حضور پیچھے کو لوٹ پڑے اور فرمایا حکم ہوا کہ بازار کو چلو۔چنانچہ بازار کی طرف چلےاور احباب بھی حضور کے ساتھ روانہ ہوئے۔مولوی صاحب بھی ان میں شامل تھے۔جب بڑے بازار میں چوک کے پاس پہنچے تو وہ صاحب مل گئے اور معلوم کرکے حضور کے گلے سے چمٹ گئے۔ حضور کی آنکھوں سے بھی آنسو نکل آئے اور وہ صاحب بھی رونے لگے اور جملہ احباب حاضرین کی چیخیں نکل گئیں۔جب آنسو تھم گئے تو اس صاحب نے اپنی آمد کا سب ماجرا بیان کیا اور یہ عظیم الشان نشان دیکھ کر سب کے ایمان میں رونق پیدا ہوئی۔اللّٰھم صلی علی محمد و علیٰ آل محمد۔

(بحوالہ روایات اصحاب احمد جلد ۲)

خلفائے احمدیت کے افراد جماعت کے تئیں محبت اور ہمدردی کے جذبات

طاہر احمد حفیظ مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد جنوبی ہند قادیان

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:

وعد اللہ الذین امنو منکم و عملو االصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم و لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم و لیبدلنھم من بعد خوفھم امناً۔ (النور: ۵۶)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ مومنو ں سے خلافت کا وعدہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انکو زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور جو دین اس نے انکے لئے پسند کیا ہے وہ انکے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور انکے خوف کی حالت کے بعد وہ انکے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔

خلافت کے معنی نیابت اور جانشینی کے ہوتے ہیں ۔ خلیفہ کے معنٰی در اصل اللہ کا نمائندہ ہوتا ہے اسکا دوسرا معنٰی نبی کا قائمقام اور اسکا جانشین ہو گا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ اس امر کی طرف روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔ (شہادت القرآن صفحہ ۵۷)

خلافت آج کی سب سے اہم ضرورت ہے اسکا انکار ہر گز ممکن نہیں۔ عالم اسلام بغیر امام کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ آنحضرت ﷺ نے اس آخری زمانہ میں امام کے ساتھ وابستہ رہنے پر جتنا زور دیا ہے اس حدیث سے اسکا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے

اگر تم دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ زمین میں موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ اگرچہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے۔(مسند احمد بن حنبل)

اس مادیت کی دنیا میں احمدیہ جماعت ہی ہے جو خلفاء کرام کی تربیت کے تحت ہر قسم کی قربانیاں اللہ تعالیٰ اور بنی نوع انسان کی خاطر کرتی ہے۔ جسکی مثال دوسری کسی قوم میں نہیں پائی جاتی۔ خلافت غریبوں اور ناداروں کا سائے بان ہے۔ خلافت کی برکت ہی ہے جو ہم شرک اور بدعت اور بد رسومات سے بچے ہوئے ہیں خلافت کی ہی برکت ہے جو آج بفضلہ تعالیٰ احمدیت کا پودا دنیا کے 212 ممالک میں لگ چکا ہے اور یہ پودا نہ صرف بڑھ رہا ہے بلکہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے

آنحضرت ﷺ کا اپنے متبعین سے، جماعت مومنین سے محبت اوررحمت اور شفقت کاجو تعلق تھا اور جس طرح آپؐ صحابہ کے دکھ درد کو محسوس فرمایا کرتے تھے اور ان کی تکلیفوں کے خیال سے بے چین و بیقرار ہو جایا کرتے تھے، یہ حدیث نبوی آپؐ کی ان قلبی کیفیات سے پردہ اٹھاتی ہے۔ ساری جماعت مومنین کی مثال ایک بدن کی سی ہے تو آپؐ جو مومنوں کے آقا و مطاع تھے آپؐ کی حیثیت اس بدن میں دل کی سی ہے۔ آپؐ مومنوں کی جان اور ان کا دل اور ان کی روح تھے۔ کسی مومن کو کوئی اذیت پہنچتی یا وہ کسی قسم کے ہمّ و غم میں مبتلا ہوتاتو اس کا درد آپؐ کے سینہ اطہرمیں جاگ اٹھتا تھا اور اتنی بڑی جماعت میں

کسی نہ کسی کو تو کوئی نہ کوئی دکھ اور تکلیف اور پریشانی اور غم لاحق رہتا ہی ہے۔ گویا آپؐ کا وجودِ مبارک ہر لحہ اپنے پیاروں کے دکھ اور تکلیف کے احساس سے ایک قسم کے بخار میں مبتلا رہتا تھا۔ آپؐ کی راتیں بھی ان کی خاطر بے چینی میں گزرتیں اور دن بھی ان کی تکلیفوں کے دور کرنے کے لئے تدابیر حسنہ میں صرف ہوتا۔خلافت کے ہزار ہا برکات میں سے ایک برکت یہ بھی ہے کہ خلیفہ ٔوقت اپنی جماعت کے افراد کے ساتھ بے حد محبت اور ہمدردی کے جذبات رکھتا ہے۔ جو محبت اور ہمدردی خلیفہ ٔوقت کو افراد جماعت سے ہوتی ہے اسکی نظیر دنیا میں کسی دوسرے رشتہ میں نہیں مل سکتی۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بیان فرماتا ہے

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ التوبہ: ۱۲۸)

ترجمہ: یقینا تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت سخت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اگرچہ صحابہؓ کو بھی حضور اکرمؐ سے بے انتہا محبت تھی اور وہ جان ودل سے آپؐ پر نثار تھے لیکن رحمۃ للعالمین حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی اپنے صحابہ و مومنین سے محبت و رحمت ان سب محبتوں پر حاوی اور غالب تھی۔ جس طرح آپؐ نے مومنوں میں محبتیں بانٹیں اور اپنی متضرعانہ دعاؤں اور حکیمانہ تدبیروں سے ان کی فلاح و بہبود کے لئے جانفشانی دکھلائی، ان کی تعلیم و تربیت اور تزکیہ کے لئے اپنا جگر خون کیا اور جس طرح آپؐ سارا سارا دن اور ساری ساری رات ان کی تکلیفوں کے دور ہونے کے لئے بے چین و بیقرار ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور تڑپتے اور تضرّع اور زاری سے کام لیتے تھے اس کا احاطہ الفاظ میں ممکن نہیں۔

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے عظیم روحانی فرزند اور آپؐ کے عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پھر سے ہمارے لئے محمدیؐ فیضان کو جاری فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کو بھی آنحضرتؐ کی غلامی میں اپنی جماعت سے ایسا ہی محبت کا تعلق تھا۔ آپ فرماتے ہیں:

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے اور یہ بات ہمارے روز مرہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی ہی میں درد ہو تو سارا بدن بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن مَیں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام و آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی اور یہ غمخواری کسی تکلّف اور بناوٹ کی رُو سے نہیں بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔اسی طرح مَیں للّٰہی دلسوزی اور غمخواری اپنے دل میں اپنے دوستوں کے لئے پاتا ہوں اور یہ ہمدردی کچھ ایسی اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے تو طبیعت میں ایک بے کلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک غم شامل حال ہو جاتا ہے اور جوں جوں احباب کی کثرت ہوتی جاتی ہے اسی قدر یہ غم بڑھتا جاتا ہے اور کوئی وقت ایسا خالی نہیں رہتا جب کہ کسی قسم کا فکر اور غم شامل حال نہ ہو۔ کیونکہ اس قدر کثیر التعداد احباب میں سے کوئی نہ کوئی کسی نہ کسی غم اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کی اطلاع پر ادھر دل میں قلق اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ مَیں نہیں بتلا سکتا کہ کس قدر اوقات غموں میں گزرتے ہیں۔چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ہستی ایسی نہیں جو ایسے ہموم اور افکار سے نجات دیوے۔ اس لئے مَیں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم دعا یہی

ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے کیونکہ مجھے تو ان ہی کے افکار اور رنج، غم میں ڈالتے ہیں اور پھر یہ دعا مجموعی ہیئت سے کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے اُس کو نجات دے۔ ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کروں۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۳۰؍دسمبر ۱۸۹۷ء)

یہی مضمون ہم آپ کے مقدس خلفاء کی مبارک زندگیوں میں بھی تسلسل کے ساتھ جاری دیکھتے ہیں۔ خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ ان کے محبوب امام کو ان سے کس قدر محبت اور پیار ہے اور کس طرح وہ ہمارے دکھ درد کو ہم سے بڑھ کر محسوس کرتے اور ہماری خوشیوں اور آرام کے لئے اپنی جان گداز کرتے ہیں۔ ایک موقع پر اپنے پیاروں کے لئے اپنی بے قراری کا ذکر آپ نے یوں فرمایا:۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا صرف ایک ارشاد نمونۃً ذیل میں درج کرتا ہوں جس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ خلفائے احمدیت کے دل افراد جماعت کیلئے کس قدر بے چین و بے قرار ہوتے ہیں۔ ۱۰؍ستمبر ۱۹۹۵ء کو جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

بعض دفعہ جرمنی میں ایک دو احمدیوں کی لڑائی ہو جاتی ہے اور میری ساری رات بے چینی سے کٹتی ہے اتنا درد محسوس کرتا ہوں، ایسا دکھ لگتا ہے جیسے میرے عزیز بچوں کی آپس میں لڑائیاں ہو گئی ہوں اور ہمارے گھر کو انہوں نے بے امن کر دیا ہو۔

صحابی مسیح موعود علیہ السلام چودھری حاکم دین صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی بیوی کو پہلے بچہ کی پیدائش کے وقت سخت تکلیف ہوئی چودھری صاحب رات کے گیارہ بجے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے گھر گئے۔ چوکیدار نے اطلاع دینے سے انکار کر دیا مگر حضور رضی اللہ عنہ نے اندرون خانہ میں آواز سن لی اور آپ رضی اللہ عنہ نے ایک کھجور پر کچھ پڑھ کر ان کو دیا کہ بیوی کو کھلا دیں اور بچہ پیدا ہو جائے تو مجھے بھی اطلاع دیں۔ تھوڑی دیر بعد بچی پیدا ہوئی مگر انہوں نے دوبارہ جا کر حضور رضی اللہ عنہ کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔ مگر صبح حاضر ہوئے تو حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ: بچی پیدا ہونے کے بعد تم میاں بیوی آرام سے سو رہے۔ اگر مجھے بھی اطلاع دے دیتے تو میں بھی آرام سے سو رہتا۔ میں تمام رات تمہاری بیوی کے لئے دعا کرتا رہا ہوں۔

(تاریخ احمدیت جلد ۳ صفحہ ۵۵۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احباب جماعت سے محبت و پیار کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

میں دیانت داری سے کہہ سکتا ہوں کہ لوگوں کے لئے جو اخلاص اور محبت میرے دل میں میرے اس مقام پر ہونے کی وجہ سے جس پر خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے اور جو ہمدردی اور رحم میں اپنے دل میں پاتا ہوں وہ نہ باپ کو بیٹے سے ہے اور نہ بیٹے کو باپ سے ہو سکتا ہے۔ پھر میں اپنے دل کی محبت پر انبیاء کی محبت کو قیاس کرتا ہوں جیسے ہم جگنو کی چمک پر سورج کو قیاس کر سکتے ہیں تو میں ان کی محبت اور اخلاص کو حد سے بڑھا ہوا پاتا ہوں۔ (سوانح فضل عمر جلد ۵ صفحہ ۴۶۸)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ خلافت سے محبت کرنے والوں اور خلافت کے منکرین کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے خلافت سے رُوگردانی کی ہے کوئی فرق ہے۔ کوئی بھی فرق نہیں۔ لیکن نہیں ایک بہت بڑا فرق بھی ہے اور وہ یہ کہ تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔ مگران کے لئے نہیں ہے۔ تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے

حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے ایسا کوئی نہیں ہے۔ کسی کا اگر ایک بیمار ہو تو اس کو چین نہیں آتا۔ لیکن کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہو جس کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بیمار ہوں۔ پس تمہاری آزادی میں تو کوئی فرق نہیں آیا ہاں تمہارے لئے ایک تم جیسے ہی آزاد پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوگئی ہیں۔

(برکات خلافت انوار العلوم جلد ۲ صفحہ:۱۵۸)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ایک مرتبہ فرمایا کہ میں تب تک نہیں سوتا جب تک چشم تصور میں دنیا بھر کے احمدیوں کو نہیں لاتا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس بے پناہ محبت کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی پیاری جماعت کے احباب سے ملنے کے لئے سینکڑوں اور ہزاروں میل کا سفر کرتے ہیں اور غیر حیراں ہو جاتے ہیں کہ صرف اپنی جماعت کے لوگوں کیلئے اس قدر دور دراز سفر اور اتنی صعوبتیں۔ تو یہ خلیفہ وقت کے دل میں احباب جماعت کے تئیں محبت ہوتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں:

اے جان سے زیادہ عزیز بھائیو! میرا ذرہ ذرہ آپ پر قربان کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے جماعتی اتحاد اور جماعتی استحکام کا وہ اعلیٰ نمونہ دکھانے کی توفیق عطا کی کہ آسمان کے فرشتے آپ پر ناز کرتے ہیں۔ آسمانی ارواح کے سلام کا تحفہ قبول کرو۔ تاریخ کے اوراق آپ کے نام کو عزت کے ساتھ یاد کریں گے اور آنے والی نسلیں آپ پر فخر کریں گی کہ آپ نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس بندۂ ضعیف اور ناکارہ کے ہاتھ پر متحد ہو کر یہ عہد کیا ہے کہ قیام توحید اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کے قیام اور غلبۂ اسلام کے لئے جو تحریک اور جو جدوجہد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع کی تھی اور جسے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے آرام کھو کر، اپنی زندگی کے ہر سکھ کو قربان کرکے اکناف عالم تک پھیلایا ہے آپ اس جدوجہد کو تیز سے تیز کرتے چلے جائیں گے۔ میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں اور میں ہمیشہ آپ کی دعاؤں کا بھوکا ہوں۔ میں نے آپ کے تسکین قلب کے لئے، آپ کے بار کو ہلکا کرنے کے لئے، آپ کی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے، اپنے رب رحیم سے قبولیت دعا کا نشان مانگا ہے اور مجھے پور یقین اور بھروسہ ہے اس پاک ذات پر کہ وہ میری اس التجا کو رد نہیں کرے گا۔(حیات ناصر صفحہ: ۳۷۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

۱۹۷۴ء میں جماعت احمدیہ نے بڑی تکلیف کے دن گزارے۔ ساری جماعت کا درد مجھے بھی اٹھانا پڑتا ہے۔ جماعت میں سے جس دوست کو بھی تکلیف پہنچتی ہے وہ تو اس کے لئے بڑے دکھ درد کا موجب ہوتی ہی ہے لیکن میں بھی اپنی جگہ بڑی پریشانی میں وقت گزارتا ہوں چنانچہ ۱۹۷۴ء میں بھی بڑی پریشانی رہی۔ بڑی دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس وقت جو جو باتیں بتائی تھیں ان پر ابھی اللہ تعالیٰ تین سال نہیں گزرے تھے کہ وہ باتیں پوری ہو گئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ (مشعل راہ جلد ۳ صفحہ ۴۸۹, ۴۸۸)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جماعت احمدیہ عالم اسلام میں ایک ہی جماعت ہے جو ایک ہاتھ پر اکٹھی ہے۔ جماعت احمدیہ عالم اسلام میں ایک ہی جماعت ہے جو ایک سو چالیس ملکوں میں پھیلے ہونے کے باوجود پھر بھی ایک جمعیت رکھتی ہے۔ ایک مرکز رکھتی ہے اور دور دور پھیلے ہوئے احمدی احباب کے دل آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ ایک تکلیف کسی احمدی کو خواہ پاکستان میں پہنچے، خواہ بنگلہ دیش میں، ہندوستان میں یا کسی اور ملک میں اس تکلیف کی جب بھی خبر دنیا میں پھیلتی ہے جماعت احمدیہ خواہ دنیا کے کسی ملک سے تعلق رکھتی ہو یوں محسوس کرتی ہے کہ ہماری ہی تکلیف ہے اور عجیب اتفاق ہے، اتفاق تو نہیں یعنی خدا کی تقدیر کا ایک حصہ

ہے کہ جیسے میں آپ کے لئے غمگین ہوتاہوں جماعت میرے لئے غمگین ہوتی ہے کہ اس غم سے مجھے زیادہ تکلیف نہ پہنچے اور ہر ایسے موقعہ پر تعزیت کا اظہار کیاجاتاہے اور ایسی سادگی اور بھولے پن سے جیسے اس بات پر مقرر کئے گئے ہیں کہ میری دلداری کریں۔ چنانچہ اسیران راہ مولا کے معاملے میں مسلسل، ہمیشہ دنیا کے کونے کونے سے لوگ مجھ سے ہمدردی کرتے رہے، فکر کا اظہار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مائیں اپنے بچوں کے حوالے سے لکھتی رہیں کہ جب آپ ان کا ذکر کرتے ہیں اورآپ کی آنکھوں میں نمی آ جاتی ہے تو ہمارے بچے بے چین ہو جاتے ہیں۔ ایک ماں نے لکھا کہ بچہ روپڑا،اس نے رومال نکالا، دوڑا دوڑاگیا، میرا ذکر کرکے کہ ان کے آنسو پونچھوں۔ اب یہ جو واقعہ ہے یہ اللہ کے اعجاز کے سوا ممکن نہیں ہے۔ اس مادہ پرست دنیا میں کوئی ہے تو دکھائے کہاں ایسی باتیں ہیں۔ یہ حضرت محمد ﷺ ہی کا اعجازہے۔ (خطبہ جمعہ ۲۴/ جون ۱۹۹۴ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کے محبت و اخلاص کے اظہار کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیاری جماعت نے جس خوشی اور اللہ تعالیٰ کی حمد کا اظہار کیا ہے وہ اس جماعت کا ہی خاصہ ہے۔ آج پوری دنیا میں سوائے اس جماعت کے اور کہیں یہ اظہار نہیں مل سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا اس دور میں یہی نشان کافی ہے لیکن "گر دل میں ہوخوفِ کردگار"۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کی جماعت کو جب اگلے جہان میں جنت کی بشارت دیتا ہے تو اس کے نظارے صرف بعد میں ہی کروانے کے وعدے نہیں کرتا بلکہ اس دنیا میں بھی اخلاص، وفا اور پیار کے نمونے دکھاکر آئندہ جنتوں کے وعدوں کو مزید تقویت دیتا ہے۔ اس کے نظارے روزانہ ڈاک میں آج کل میں دیکھ رہا ہوں۔ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ کس طرح ایک شخص جو سینکڑوں ہزاروں میل دور ہے صرف اور صرف خدا کی خاطر خلیفۂ وقت سے اظہار محبت و پیار کر رہا ہے اور یہی صورت ادھر بھی قائم ہو جاتی ہے۔ ایک بجلی کی رو کی طرح فوری طور پر وہی جذبات جسم میں سرایت کر جاتے ہیں۔ الحمدللہ،الحمدللہ۔

(خطبات مسرور جلد ۱ ۲۰۰۳ء صفحہ ۱۷)

نظام خلافت کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ ہے کہ خلیفہ وقت کے وجود میں ساری جماعت کو ایک ایسا دردمندانہ اور دُعاگو وجود نصیب ہوتا ہے جو ہر دُکھ درد میں ان کا سہارا اور ہر خوشی میں ان کے ساتھ برابر شریک ہوتا ہے۔ یہ کیفیت دنیاوی راہنمائوں میں کہاں جن کو ان کی عوام تب یاد آتی ہے جب انہیں ووٹ کی ضرورت پڑتی ہے لیکن خلافت کے بابرکت نظام میں خلیفۂ وقت اسوۂ نبوی کی اقتداء میں جماعتِ مومنین کے لئے ہر روز اور ہر وقت ایک رؤوف و رحیم باپ کی طرح ہوتا ہے۔ غم کے مارے اس کے آستانہ پر آکر اپنے بوجھ ہلکے کرتے ہیں اور دُعائوں کے خزانوں سے جھولیاں بھر کر لوٹتے ہیں۔ یہ ایسی نعمت ہے جو آج سوائے جماعت احمدیہ کے دنیا کے کسی اور نظام میں لوگوں کو میسر نہیں۔

جل رہا ہے ایک عالم دھوپ میں بے سائباں
شکرِ مولیٰ کہ ہمیں یہ سایۂ رحمت ملا

میرے عزیزو اور بزرگو! دیکھو اور سنو کہ آج بھی خدائے رحمٰن نے ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات مبارک میں ایسامہربان آقا عطا فرمایاہے جو ہم میں سے ہر ایک کو اس محبت سے گلے لگاتا ہے کہ غم بھول جاتا ہے اور دل کی پاتال تک خوشی و مسرت کا بسیرا ہو جاتا ہے۔ خدائے ذوالمنن کا احسان ہے کہ اس نے ایسا خلیفہ ہمیں عطا فرمایا ہے جو محبت بھری دعاؤں کا کبھی نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ اس کا محبت بھرا سلوک دلوں کو لوٹتا چلا جاتا ہے۔

خلفائے احمدیت کی محبت و شفقت کے فیض کا سلسلہ اتنا وسیع اور اتنا دلگداز ہے کہ بیان کرنا ممکن نہیں۔ کاش میرے لئے ممکن ہوتا تو میں دنیا کو بتاتا کہ ہم خلافتِ احمدیہ کے سایہ میں کس

جنت میں دن رات بسر کر رہے ہیں۔ حق یہ ہے کہ یہ کیفیت لفظوں میں بیان کرنے والی نہیں بلکہ ذاتی تجربہ کی روشنی میں محسوس کرنے اور جاننے والی عظیم دولت ہے اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اکنافِ عالم میں بسنے والے کروڑوں عشاق احمدیت اس بات پر زندہ ثبوت ہیں کہ خلافت احمدیت کی لاکھوں برکات سے یہ سب مستفیذ ہو رہے ہیں اور جو محبت و ہمدردی کا تعلق خلیفۂ وقت کو ان تمام لوگوں سے ہے ویسا تعلق دنیا میں کسی دوسرے رشتہ میں نہیں ہو سکتا۔ یہ جماعت احمدیہ کی خوش نصیبی اور خوش بختی ہے کہ اسے خلافت جیسی عظیم الشان نعمت حاصل ہے۔ اگر جماعت احمدیہ میں نظام خلافت قائم نہ ہوتی تو آج جماعت احمدیہ کا نفوذ 212 ممالک میں نہ ہوتا۔ یہ خلافت کی ہی برکت ہے کہ جس نے جماعت میں شیرازہ بندی اور وحدت کو قائم رکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کے حقیقی غلاموں میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

***

اعلان دعا

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے شادی کے نو سال بعد مؤرخہ ۳۰ جنوری ۲۰۱۹ء کو ایک بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضور انور نے ازراہِ شفقت بچی کا نام شمائلہ خالد تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچی وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ قارئین مشکوٰۃ سے بچی اور والدین کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بچی کو دین و دنیا میں ترقیات عطا فرمائے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

والسلام خاکسار

خالد احمد جینا

ولد مکرم سلیم جینا صاحب فلک نما حیدرآباد

دور حاضر میں قیام خلافت کے سلسلہ میں مسلمانوں کی مساعی

نصر من اللہ (استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

آیت استخلاف میں خدا تعالیٰ نے اس نظام کا ذکر فرمایا ہے جس کا سربراہ، وہ خود ہی مقرر فرماتا ہے۔ اسی نظام کا دوسرا نام نظام خلافت ہے جو نبی کی وفات کے بعد قائم کیا جاتا ہے اور اُس وقت تک قائم رہتا ہے جب تک ایمان لانے والے اعمال صالحہ بجا لاتے رہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

اگر تم دیکھ لو کہ خدا کا خلیفہ زمین میں موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ۔ اگرچہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے۔ (مسند احمد بن حنبل)

چنانچہ اِس عظیم الشان نعمتِ خداوندی کی عظمت و اہمیت اور ضرورت کا احساس نہ صرف عوام الناس کو ہے بلکہ علماء امّت اور منکرین اسلام کے علاوہ مسلم حکمران بھی گاہے بگاہے اپنی تحریروں اور تقریروں میں اس کا اظہار کرتے رہتے ہیں اور دل کی گہرائیوں سے قیام خلافت کی تمنا رکھتے ہیں۔ اسی سلسلے میں چند مسلم علماء و مفکرین کی آراء ملاحظہ ہوں:

مولانا ابوالکلام آزاد فرماتے ہیں:

تمام لوگ کسی ایک صاحب علم و عمل مسلمان پر جمع ہو جائیں اور وہ ان کا امام ہو وہ جو کچھ تعلیم دے، ایمان و صداقت کے ساتھ قبول کریں۔ قرآن و سنّت کے ماتحت جو کچھ احکام ہوں ان کی بلا چوں و چرا تعمیل و اطاعت کریں۔ سب کی زبانیں گونگی ہوں۔ صرف اُسی کی زبان گویا ہو۔ سب کے دماغ بیکار ہو جائیں صرف اسی کا دماغ کارفرما ہو۔ لوگوں کے پاس نہ

زبان ہو، نہ دماغ صرف دل ہو جو قبول کرے۔ صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں۔ اگر ایسا نہیں تو ایک بھیڑ ہے ایک انبوہ ہے جانوروں کا ایک جنگل ہے، کنکر پتھر کا ایک ڈھیر ہے مگر نہ تو جماعت نہ قوم نہ اجتماع۔ اینٹیں ہیں مگر دیوار نہیں۔ کنکر ہیں مگر پہاڑ نہیں قطرے ہیں گر دریا نہیں، کڑیاں ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کر دی جاسکتی ہیں۔ مگر زنجیر نہیں ہے جو بڑے بڑے جہازوں کو گرفتار کرلے سکتی ہے۔

(مسئلہ خلافت صفحہ ۳۱۴ مطبوعہ اعتقاد پبلشنگ ہاؤس دہلی)

شاعر مشرق علامہ اقبال نے خلافت کو دوبارہ واپس لانے کی تمنا کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے:

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنسیخ خلافت کی سزا بُھگت رہے ہیں

فروری ۱۹۷۴ء میں مسلم سربراہان کی کانفرنس کے موقع پر مولانا عبدالماجد دریا بادی ایڈیٹر صدق جدید نے خلافت کے بغیر اندھیرا کے عنوان کے تحت لکھا:

اتنے تفرق اور تشتت کے باوجود کبھی بھی کسی کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ عراق کا منہ کدھر، شام کا رخ کس طرف ہے، مصر کدھر اور حجاز و یمن کی منزل کونسی ہے اور لیبیا کی کونسی۔ ایک خلافت اسلامیہ آج ہوتی تو اتنی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں آج مملکت اسلامیہ کیوں تقسیم در تقسیم ہوتی۔ ایک اسرائیل کے مقابل سب کی الگ الگ فوجیں کیوں لانا پڑتیں۔ ترک اور دوسرے فرمانروا آج تک تنسیخ خلافت کی سزا بھگت رہے ہیں اور خلافت کو چھوڑ کر قومیتوں کا جو افیون شیطان نے کان میں پھونک دیا وہ دماغوں سے نہیں نکلتا۔ (صدق جدید یکم مارچ ۱۹۷۴ء)

عالم اسلام خلافت سے محروم ہے

مولانا ابوالحسن ندوی نے لکھا:

اس وقت عالم اسلام خلافت کے اس ضروری ادارے اور اس مبارک نظام سے محروم ہے۔ جس کے قیام کے مسلمان مکلّف بنائے گئے تھے اور جس سے محرومی کا جرمانہ وہ مختلف شکلوں میں ادا کررہے ہیں۔ (تعمیر حیات لکھنؤ)

کاش خلافت علی منہاج نبوت کا نظارہ نصیب ہو جائے

لاہور سے نکلنے والے اخبار تنظیم اہل حدیث نے ۱۲/ستمبر ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں یہ حسرت لکھا تھا کہ اگر زندگی کے ان آخری لمحات میں ایکدفعہ پھر خلافت علی منہاج نبوت کا نظارہ نصیب ہوگیا تو ہو سکتا ہے کہ ملّت اسلامیہ کی بگڑی سنور جائے اور روٹھا ہوا خدا پھر سے من جائے اور بھنور میں گھری ہوئی ملت اسلامیہ کی ناؤ شاید کسی طرح اُس کے نرغہ سے نکل کر ساحل عافیت سے ہمکنار ہو جائے۔ ورنہ قیامت میں ہم سب سے خدا پوچھے گا کہ دنیا میں تم نے ہر ایک اقتدار کے لئے راہ ہموار کی کیا اسلام کے غلبہ کے لئے بھی کچھ کیا...؟

دور حاضر میں خلافت کی اہمیت و ضرورت پر علماء کرام اور مفکرین اسلام نہ صرف مضامین بلکہ کتابیں تک لکھ چکے ہیں اور اس امر پر سیر حاصل بحث کی ہے کہ امت محمدیہ کی مشکلات کا حل اور آپسی اتحاد و اخوت اسلامی کا موجب صرف اور صرف خلافت ہی ہے۔

قارئین! مختلف علماء دین دانشور مفکرین اور سرکردہ احباب کی مندرجہ بالا تحریرات و قلبی جذبات سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ دنیائے اسلام میں دین حق کی سربلندی، قیام شریعت اسلامیہ اور اتحاد بین المسلمین و سالک کے لئے نظام آسمانی خلافت ہی واحد ذریعہ اور بنیادی اساس ہے۔

مسلم دنیاکے انہی جذبات و افکارات کے پیش نظر مختلف مسلم

ممالک میں علماء دین سربراہان مملکت اور مشائخ نے قیام خلافت کے لئے عملی اقدامات بھی اٹھاتے رہے اور اس مقدس روحانی منصب پر بزور تیر و تفنگ کبھی خود اور کبھی دوسرے کو کھڑا کرنے کی سرتوڑ کوشش کرتے رہے ہیں۔ قریباً ۱۲۵ سالوں میں اس سلسلہ میں کی گئی مساعی کا مختصر تذکرہ ملاحظہ فرمائیں۔

سوڈان میں مہدی ہونے کا دعویٰ

۱۸۸۱ء میں سوڈان کے ایک شخص محمد احمد نے ۳۳ برس کی عمر میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے پیروؤں کو انصار مدینہ کا نام دیا اور تُرک و مصر اور مسلم حکومتوں کے خلاف جہاد کا نعرہ بلند کیا۔ محمد احمد کی فوج خرطوم پر قابض ہوگئی لڑائی کے دوران مصری فوج کا انگریزی کمانڈر مارا گیا۔ خرطوم کی فتح کو نام نہاد مہدی نے معجزہ قرار دیا لیکن جلد ہی قضاء نے اٹھا لیا۔ محمد احمد نے اپنی تحریک کے پرچم پر کلمہ طیبہ مہدی خلیفہ رسول اللہ اور نصر من اللہ و فتح قریب آیت قرآنی لکھوائی تھی۔ ۱۸۸۵ء میں یہ جھنڈ انگریزوں کے ہاتھ لگا۔ اس کی تصویر کتاب میں محفوظ ہے۔ باپ کی وفات کے بعد ان کا بیٹا عبداللہ خلیفہ بنا لیکن ۱۸۹۸ء میں لارڈ کچنر کی فوج سے لڑتے ہوئے مع اپنے ساتھیوں کے مارا گیا۔ اس طرح منشاء الٰہی کے خلاف مدعی مہدی اور اُس کا خود ساختہ خلیفہ کیفر کردار کو پہنچ گئے اور جھوٹی مہدویت و خلافت کا خاتمہ ہوگیا۔

سعودی عرب میں قیام خلافت کی کوشش

خاندان سعود کے تیسرے فرمانروا شاہ فیصل ۱۹۶۴ء سے ۱۹۷۵ءتک برسراقتدار رہے۔ پاکستان کے وزیر اعظیم ذوالفقار علی بھٹو اور یوگنڈا کے عیدی امین دونوں ہی شاہ فیصل کے مدح خواں تھے۔ ۱۹۷۲ء میں جب لاہور میں مسلم سربراہوں کی کانفرنس منعقد ہوئی تو اسی موقعہ پر عیدی امین نے تجویز پیش کی کہ شاہ فیصل کو عالم اسلام کا خلیفہ مقرر کیا جائے۔ لیکن مسلم ممالک داخلی اختلافات کی وجہ سے اس تجویز پر متفق نہ ہوسکے۔ شاہ فیصل کو ان کے ہم نام بھتیجے نے ۲۵/ مارچ ۱۹۷۵ء کو گولیوں کا نشانہ بنا کر ملک عدم بھیج دیا۔ خلافت فیصل کی تائید کرنے والے ذوالفقار علی بھٹو، جنرل ضیاء الحق کے ہاتھوں تختۂ دار چڑھائے گئے اور عیدی امین جس نے نام پیش کیا تھا کو ملک سے فرار ہونا پڑا۔

مصر میں قیام خلافت کی خواہش

خاندان محمد علی کے آٹھویں بادشاہ حسین کامل کے دل میں ۱۹۱۷ء میں یہ خیال آیا کہ وہ حسین شریف مکہ کے مقابلہ میں خلافت کا زیادہ اہل ہے اور اس منصب کے حق کو بخوبی ادا کر سکتا ہے۔ مگر حکومت برطانیہ نے یہ خیال دل سے نکال دینے کا مشورہ دیا۔ مسلمان بادشاہوں کی فہم و فراست ملاحظہ ہو ایک دینی و روحانی نظام کو انگریزوں کے مشوروں سے ختم کیا جاتا ہے۔

افغانستان میں اعلان خلافت

امیر امان اللہ خان اور ان کے بھائی عنایت اللہ خدائی مار پڑنے کے بعد جب اقتدار حکومت سے محروم ہوگئے تو ایک غیر مشہور فوجی بچہ سقہ (ماشکی کا بیٹا) نے ۱۹۲۹ء میں کابل پر قبضہ کرلیا اور بڑے جوش و خروش سے امیر حبیب اللہ خان ثانی کے نام سے اپنی خلافت و حکومت کا اعلان کیا لیکن صرف نوماہ کی خلافت کے بعد ہی اکتوبر ۱۹۲۹ء میں یہ مدعی خلافت بچہ سقہ اپنے قریبی معتبر ساتھیوں کے ہمراہ پھانسی کے انعام سے سرفراز ہوا اور اس کی جگہ نادر خان نامی جرنیل نے لے لی۔

ہندوستان و پاکستان میں تحریک خلافت

ہندوستان میں ۱۹۱۹ء میں علی برادران (شوکت علی، محمد علی)

نے تحریک خلافت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی اور زور و شور سے تحریک چلائی۔ موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہندوستان کے مشہور لیڈر گاندھی جی نے اس تحریک کی بھرپور تائید کی لیکن جب ترکی پارلیمنٹ نے خلافت عثمانیہ کا فاتحہ پڑھا تو ہندوستان کی تحریک خلافت بھی متاثر ہونے کے ساتھ ہی علی برادران کی کمر ٹوٹ گئی اور وہی افراد جو اس تحریک کے روح رواں تھے انہوں نے ہی شریف مکہ کی خلافت کو ناکام کرنے کے لئے ابن سعود کو اشتعال دلایا۔

پاکستان میں جنرل ضیاء الحق کو دور کی سوجھی اس نے سوچا میں کیوں اِس دوڑ میں پیچھے رہوں۔ اُس نے مملکت جمہوریہ پاکستان پر غاصبانہ قبضہ کر کے نظام مصطفی کے نام پر جو ظلم و تشدد برپا کیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ امیر المومنین کے خطاب سے پکارنا اور لکھنا بہت پسند تھا جب لوگوں نے زیادہ ہی استعمال میں لایا تو وہ بھی یہ سمجھنے لگے کہ ہو نہ ہو میں ہی اس منصب کا مستحق ہوں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ انعام اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے لوگوں کے دینے دلانے سے نہیں ملتا اور نہ ہی دنیاوی سیاست فراست کا اس میں دخل ہوتا ہے۔ خلافت اسلامیہ کے اس دعویدار کا حشر بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ پھر اسی پاکستان میں ایک اور علمی شخصیت ڈاکٹر اسرار احمد کے دل نے بھی انگڑائی لی موصوف نے ۱۹۷۵ء میں تنظیم اسلامی کا اجراء کیا۔ ۱۹۹۱ء میں تحریک خلافت شروع کی آپ سمجھتے ہیں کہ قیام پاکستان احیائے خلافت کے لئے ہوا ہے۔ اسی دوران جب افغانستان میں طالبان کا قبضہ ہوا تو ڈاکٹر صاحب طالبانیوں کو خلافت اسلامیہ کے احیاء کا ذریعہ سمجھنے لگے۔ دیکھتے ہی دیکھتے طالبان پر زوال آیا اور وہ چھپتے چھپاتے پھرنے لگے۔ ڈاکٹر صاحب نے بھی پینترا بدلا اور انہیں بنگلہ دیش احیائے خلافت کے لئے موزوں و مناسب نظر آنے لگا۔ جونہی وہاں کامیابی کی کوئی کرن نظر نہ آئی تو فوراً ادھر اُدھر دیکھنے کے بجائے اپنے آپ کو اِس منصب کے لئے اہل و حقدار سمجھ لیا۔ اسی زعم میں ڈاکٹر صاحب نے برطانیہ کا سفر اختیار کیا کہ شاید پذیرائی ملے۔

افغانستان میں ملّا عمر کی حکومت

ملا عمر کی حکومت افغانستان میں تھی لیکن پاکستانی اخبارات نے انہیں منصب خلافت پر بٹھایا ہوا تھا چنانچہ اخبارات نے یہاں تک لکھا کہ ملّا عمر کبھی کبھی آنحضرت صلعم کی طرف منسوب ایک قبا پہن کر عوام کے سامنے آتے ہیں۔ اسی پر بس نہیں کیا یہاں تک لکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض امور سلطنت میں ملّا عمر کی راہنمائی بھی فرماتے تھے۔ پھر اخبارات ایک قدم اور آگے بڑھے اور ملّا عمر کی حضرت عمرؓ سے مشابہت کی کہانیاں گڑنی شروع کیں۔ یہ وہی ملّا عمر ہیں جس نے اعلان کیا تھا کہ کندھار قیامت تک سرنڈر نہیں کریگا مگر امریکیوں کے کابل پر تسلّط کے ایک ہفتہ بعد سے جان بچاتے پھرنے لگے ار بالآخر مارے گئے۔

برطانیہ میں نظام خلافت کی کوشش

برطانیہ میں مسلمانوں کی دینی تنظیمیں اور مراکز ہیں۔ ۵/مئی ۲۰۰۵ء کے انتخابات کے موقعہ پر مسلمانوں کو مختلف تنظیموں نے انتخاب میں حصہ لینے اور ووٹ ڈالنے سے روکنے کی بھرپور کوشش کی۔ یہاں تک بھی کہا گیا کہ انتخابات میں حصہ لینے سے ووٹر دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ حذب التحریر المہاجرین خلافت مومنٹ نامی تنظیم نے مسلمانوں کو خاص طور پر سمجھایا کہ کافرانہ نظام جمہوریت سے دُور رہیں۔ صرف اور صرف نظام خلافت بحال کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ یہ امر ذہن نشین کرانے سر توڑ کوشش کی کہ عالم اسلام کے لئے ایک ہی خلیفہ ہونا چاہئے مگر مسلمانوں نے ان انتخابات میں خلافت مومنٹ اور دیگر مذہبی تنظیموں کی تمام اپیلوں کو مسترد کر کے بھرپور حصہ لیکر ۴ مسلم امیدواروں

کو ووٹ دیکر پارلیمنٹ تک پہنچا دیا۔غیر اعلانیہ طور پر جرمنی میں بھی ایک ایسی تنظیم خلافت اسلامیہ کے قیام کے لئے کام کررہی ہے۔(تلخیص الفضل انٹرنیشنل ۱۰رجولائی ۲۰۰۶ء)

غور طلب امر یہ ہے کہ اگر خدا کا وعدہ برحق ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں مبنی برصداقت ہیں تو اس کے باوجود مندرجہ بالا مدعیان خلافت شان و شوکت حکومت و طاقت رعب و دبدبہ حاصل ہونے کے باوجود خلافت کا نظام قائم کرنے میں ناکام و نامراد کیوں رہے؟ سوامر واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دیئے ہوئے وعدے کے موافق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق اپنے بندے کی بعثت کے بعد ہی خلافت کو قائم کرنا تھا۔ اس لئے خدا کے مامور کے مقابل جس کسی نے اپنے زور بازو سے نبی یا خلیفہ بننے کا دعویٰ کیا وہ خدا کی گرفت میں آکر عذاب الٰہی کا مورد بنا۔

داعش کی خلافت

گزشتہ کچھ سالوں سے عراق اور شام میں بڑے پیمانے پر کشت وخون چل رہاہے۔یہاں ابوبکر البغدادی نے اپنی نام نہاد خلافت کا اعلان کیا۔ لیکن دنیانے دیکھاکہ وہ کس طرح تباہ وبرباد ہوا۔باجود سازوسامان اور طاقت وقوت کے وہ مسلمانوں کے قتل عام اور ر اسلام کو ایک نقصان پہنچانے کے سوا کچھ نہ کرسکا۔

خلافت حقہ اسلامیہ کا قیام

آنحضرت ﷺ نے قرآن شریف کی روشنی میں امت محمدیہ کو یہ خوشخبری دی تھی کہ غلبہ اسلام اوراقامتہ شریعت کے لئے امام مہدی و مسیح موعود ظاہر ہونگے بعد ازاں خلافت اسلامیہ کا قیام عمل میں آئے گا۔ اگر امام مہدی نہیں تو خلافت کا تصور بھی ممکن نہیں۔

لہٰذا آپؐ نے نہایت ہی وضاحت کے ساتھ فرمایا ہے مَاکَانَتِ النّبوۃ قطُّ اِلّا تبعتھا خلافۃً کنزالعمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۹) یعنی نبوت کے بعد خلافت لازمی ہے۔اسی طرح آپؐ نے فرمایا ثم تکون خلافۃ علی منھاج النبوۃ ثم سکت(مشکوٰۃ باب الانذار والتحذید)۔یعنی امت محمدیہ میں دور آخر میں خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ جب مسلمانوں کے بہت سے فرقے ہو جائیں گے تو اُس وقت ایک فرقہ ایسا ہوگاجو جماعت کہلائے گا۔ ان کا ایک واجب الاطاعت امام ہوگا۔ اُس جماعت کو لازم پکڑنا اور ان کے ساتھ شامل ہو جانا اور جن کا کوئی امام اور جماعت نہیں وہ پراگندہ لوگ ہونگے۔ ان تمام فرقوں کو چھوڑ کر جنگل میں نکل جانا خواہ وہاں تجھے بھوکا رہ کر مرتے دم تک درخت کی جڑیں چبانی پڑیں۔

(بخاری کتاب الفتن باب کیف الامر اذا لم تکن جماعۃ)

چنانچہ وعدہ الٰہی اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق اِس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے اذن الٰہی اور منشاء خداوندی سے مہدی و مسیح ہونے کا دعویٰ فرمایا اور جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی پھر جب آپؑ کی وفات ہوئی تو خدا نے اپنی منشاء کے مطابق جماعت کو بابرکت روحانی نظام خلافت بھی عطا فرمایا۔ دنیا میں وہ واحد جماعت جماعت احمدیہ ہے۔ جو گذشتہ سو سال سے زائد عرصے سے برکات خلافت سے مستفید ہورہی ہے اور نظام خلافت سے منسلک ہے۔

❊❊❊

مرے مولیٰ مری یہ اِک دُعا ہے
تری درگاہ میں عجز و بُکا ہے
وہ دے مجھ کو جو اِس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے

خلیفہ خدا بناتا ہے

فضل احمد ناصر صاحب (مربی سلسلہ شعبہ نور الاسلام قادیان)

حدیث میں آیا ہے ما من نبوۃ قط الا تبعتھا خلافۃ (کنز العمال جلد۶ صفحہ ۱۰۹) یعنی ہر نبوت کے بعد خلافت کا نظام جاری ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی اسی سنت کے موافق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وصال کے بعد بھی یہ سلسلہ خلافت جاری ہوکر خوف کی حالت کا امن میں تبدیل ہونے کا باعث بنا اور اس دور میں اسلام نے ترقیات کی ناقابل فراموش تاریخ رقم کی اور مسلمانوں میں اسلامی تعلیمات کی روح اور اسلامی اقدار باقی رہے۔

بعثت حضرت مسیح موعودؑ اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام:

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق حضرت مسیح موعودؑ کو امام مہدی اور مسیح موعود بناکر مبعوث فرمایا۔ آپؑ کی بعثت سے جہاں آنحضور ﷺ کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو مسیح و مہدی کے ظہور سے تعلق رکھتی تھی وہاں ساتھ ہی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام کی بنیاد بھی ڈالی گئی۔ آپؑ فرماتے ہیں:

”میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہوکر دعا کرتے رہو اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہوکر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے“

(روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۵۔۳۰۶)

چنانچہ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کا دن وہ مبارک دن تھا جس میں یہ قدرت ثانیہ نمودار ہوئی اور آنحضرت ﷺ کی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام کے متعلق پیشگوئی پوری ہوئی۔ اس دن احباب جماعت نے حضرت الحاج مولانا حکیم نورالدینؓ خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر بیعت کی۔ خلیفۃ المسیح کا انتخاب بظاہر مومنین کی جماعت نے کیا لیکن درپردہ اس انتخاب میں خدا کا ہاتھ کارفرما تھا۔ آپؓ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مخالفین کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کر دیا اور جماعت مومنین کی خوف کی حالت کو امن میں تبدیل کر دیا اور دین کو تمکنت عطا فرمائی۔ آیت استخلاف کے مطابق عالم احمدیت پر متعدد مرتبہ خوف کا وقت بھی آیا لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس خوف کو امن میں تبدیل کر دیا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے بعض سرکردہ لیڈران نے خلافت احمدیہ کے متعلق غلط قسم کا پروپگنڈا کرنا شروع کر دیا اور جماعت میں تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن ان کی یہ مذموم کوششیں کبھی بارآور نہ ہو سکیں بلکہ خلافت کے زیر سایہ جماعت ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کرتی چلی گئی۔ پس خلافت احمدیہ کے منجانب اللہ ہونے کا یہ بھی ایک بھاری ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ کی تائید اس کے ساتھ ہے اور جو اس کے مقابل پر کھڑا ہوا اسے خدا نے رسوا کیا۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ ہم جاتے ہیں اور تم دیکھ لوگے کہ اس جگہ دس سال کے اندر اندر احمدیت نابود ہوکر عیسائیوں کا قبضہ ہو جائے گا۔ (بحوالہ الفضل ۳ جنوری ۱۹۴۰ء صفحہ ۳)

اب ملاحظہ کریں خدا کی خلافت کے حق میں یہ ایک فعلی شہادت ہے کہ احمدیت بجائے نابود ہونے کے ۲۰۰ سے زائد ملکوں میں آج اس کا پودا لگ چکا ہے اور آج جماعت احمدیہ ہی خلافت کے زیر سایہ وہ واحد جماعت ہے جو کسر صلیب کا کام بجا لا رہی ہے اور توحید کے قیام میں مصروف عمل ہے۔

اب ذرا ان منکرین خلافت کا انجام تو دیکھیں جو اپنے زعم میں بڑے عالم اور تجربہ کار تھے ان کا انجام کیا ہوا۔ ان کے حق میں تو قرآن کریم کی یہ بات صادق آتی ہے کہ

أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ الانبیاء ۴۵)

یعنی کیا وہ نہیں دکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں تو کیا وہ پھر بھی غالب آسکتے ہیں۔

اور اللہ کے فضل سے جماعت میں خلافت کا نظام ابھی تک جاری و ساری ہےاور انشاءاللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گا اور اس قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر ہمارے امام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔

اسی طرح ماضی پر نظر دوڑائیں تو ۱۹۳۴ء میں بھی جماعت احمدیہ پر ایک خوف کا زمانہ آیا تھا۔ احرار اور حکومت پنجاب کے انگریز گورنر مسٹر ایمرسن کی ملی بھگت سے جماعت کے خلاف ایک خوفناک سازش تیار کی گئی تھی۔ حکومت سے شہ پاکر احرار نے یہاں تک اعلان کر دیا تھا کہ وہ ایک سال کے اندر اندر جماعت احمدیہ کو صفحہ ہستی سے نابود کر دے گی اور بقول ان کے جماعت کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہے گا۔

(الفضل انٹرنیشنل ۲۷مئی تا۲جون ۱۹۹۴ء صفحہ ۴)

لیکن ان کا بھی وہی انجام ہوا جو خدا کے برگزیدہ کے مقابل پر کھڑے ہونے والوں کا ہوا کرتا ہے اور احراریوں کی یہ حسرتیں حسرتیں ہی بن کر رہ گئیں اس کے علاوہ اور بھی ایسے بے شمار واقعات ہیں جو بڑے زور سے اس بات کا ثبوت دے رہے ہیں کہ واقعی خلیفہ خدا بناتا ہے اور پھر اس کی تائید و نصرت بھی فرماتا ہے۔ اسی طرح خلفاء کرام کے قبولیت دعا کے بھی بے شمار واقعات ہیں جو خلافت کی صداقت کا بین ثبوت ہیں۔ حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جب کسی کو منصب خلافت سے سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت کو بڑھا دیتا ہے کیوں کہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔ میں جو دعا کروں گاانشاءاللہ فرداً فرداًہر شخص کی دعا سے زیادہ طاقت رکھے گی۔(منصب خلافت صفحہ ۳۲)

حضرت امیرالمومنین خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ: حضور انور نےاپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴جنوری ۲۰۱۴ءمیں فرمایا

پھر ہمارے ایلڈوریٹ،کینیا کے مبلغ ہیں۔ مسجد کے احاطے میں ان کا جو دفتر تھا وہاں کسی طرح مخالف احمدیت نے داخل ہوکر جو اصل میں توپہلے ایک ملازم تھا اور وہاں اس کا آنا جاناتھا۔ بہرحال کچھ ناراضگیاں ہو گئیں اور اس کو فارغ کیا گیا تو اس نے داخل ہوکر چھت کی جو سیلنگ ہوتی ہےاس میں وہ دوائی، وہ نشہ آور ڈرگز رکھ دیں جو ممنوعہ ہیں اور پولیس کو رپورٹ کر دی کہ یہاں احمدی مبلغ رہتا ہےاور اسلام کی تبلیغ کا تو یہ بس ایک بہانہ ہے۔ اصل میں تو یہ ڈرگ کا کاروبار کرتا ہے۔ اس پر پولیس نے اپنی کاروائی کرتے ہوئے دفتر پر چھاپا مارا اور جب اس کی بتائی ہوئی جگہ چھت میں سے کھولی تو وہاں سے دوائی حاصل ہو گئی۔ بہرحال پولیس کو سب کچھ بتایا گیاکہ یہ کسی مخالف نے شرارت کی ہے لیکن پولیس نےکچھ نہیں سنااور انہوں نے کہا ہم تو اپنی کاروائی کریں گے۔ ہمارے مشنری کو پولیس سٹیشن لے گئے اور حوالات میں بند کردیا۔ اگلے دن کیس عدالت میں پیش ہواتو جج نے کیس سننے کے بجائے تاریخ دے دی۔ خیر انہوں نے مجھے یہاں اطلاع کی تو ان کو میں نے دعائیہ جواب بھی دیا۔ پھر دوبارہ پیشی ہوئی تو کہتے ہیں جب میں جاتا اور کٹہرے میں جج کے سامنے پیش ہوتا تھاتوجج بڑے غور سے مجھے دیکھتا تھااور اس کے بعد gentleman sit down کہکروہ مجھے بٹھا دیتا تھااور وکیلوں کو اگلی تاریخ دے دیتا تھا۔ خیر کہتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد میں ڈاکخانہ سے ڈاک لینے گیاگیا تو وہاں میرا خط بھی اس میں ان کو آیا ہوا تھا جس میں میں نے یہ لکھا ہوا تھاکہ'اللہ تعالیٰ آپ کو

ہر شر سے محفوظ رکھے اور حفاظت میں رکھے اور منافقین کو اپنے منصوبوں میں ناکام کرے اور جماعت کو ہر ابتلاء سے بچائے اور مزید ترقیات دے۔' کہتے ہیں یہ خط پڑھنے کے بعد اور یہ (آیت) دیکھنے کے بعد میرے دل میں میخ کی طرح یہ گڑھ گیا کہ اب ضرور اللہ تعالیٰ فضل کرے گا اور چند احباب کو بھی میں نے یہ خوشخبری سنا دی کہ اللہ تعالیٰ فضل کرنے والا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں جب میں عدالت میں حاضر ہوا تو حسب سابق جج نے مجھے بٹھا دیا اور وکیلوں سے بات کرنے کے بعد مجھے کہا کہ تم آزاد ہو۔ جاؤ اپنا کام کرو۔ تمہارے خلاف کوئی کیس نہیں۔

اللہ تعالیٰ خلیفہ کو خود خلافت کی ردا پہناتا ہے اور پھر اسکی تائید و نصرت فرما کر اسکی دعاؤں کو شرف قبولیت بخش کر اس بات کا ثبوت فراہم کرتا ہے کہ فی الواقعہ خدا کا بنایا ہوا خلیفہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت حقہ اسلامیہ کے زیر سایہ رہتے ہوئے اکناف عالم میں الامی جھنڈے کو گاڑنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ یَوۡمٌ لَّا بَیۡعٌ فِیۡهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالۡکٰفِرُوۡنَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۝ (البقرہ:255)

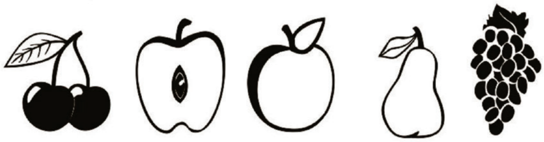

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

فقہی مسائل

ائمہ اربعہ برکت کا نشان تھے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

میری رائے میں ائمہ اربعہ ایک برکت کا نشان تھے۔ان میں روحانیت تھی،کیونکہ روحانیت تقویٰ سے شروع ہوتی ہے اور وہ لوگ درحقیقت متقی تھے اور خدا سے ڈرتے تھے اور ان کے دل کلاب الدنیا سے مناسبت نہ رکھتے تھے۔

(الحکم ۲۴ر ستمبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مولوی محمد حسین بٹالوی کے ساتھ ۱۸۹۱ء میں ایک مباحثہ ہوا جس کے دوران آپ نے محسوس کیا کہ مولوی محمد حسین صاحب حضرت امام ابو حنیفہؒ کے بارہ میں استخفاف سے کام لے رہے ہیں اس پر آپؑ نے فرمایا: اے حضرت مولوی صاحب آپ ناراض نہ ہوں آپ صاحبوں کو امام بزرگ ابو حنیفہؒ سے اگر ایک ذرہ بھی حسن ظن ہوتا تو آپ اس قدر سُبکی اور استخفاف کے الفاظ استعمال نہ کرتے آپ کو امام صاحب کی شان معلوم نہیں وہ ایک بحر اعظم تھا اور دوسرے سب اس کی شاخیں ہیں اس کا نام اہل الرائے رکھنا ایک بھاری خیانت ہے! امام بزرگ حضرت ابو حنیفہؒ کو علاوہ کمالات علم آثار نبویہ کے استخراج مسائل قرآن میں ید طولیٰ تھا خدا تعالیٰ حضرت مجدد الف ثانی پر رحمت کرے انہوں نے مکتوب صفحہ ۳۰۷ میں فرمایا ہے کہ امام اعظم صاحب کی آنیوالے مسیح کے ساتھ استخراج مسائل قرآن میں ایک روحانی مناسبت ہے۔

(الحق مباحثہ لدھیانہ، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۱۰۱)

DIARY DOSE

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ امریکہ اور گوئٹیمالہ ۲۰۱۸ء کے چیدہ چیدہ واقعات - تلخیص از سفر ڈائری امریکہ اور گوئٹیمالہ ۲۰۱۸ء حصہ اول مرتبہ: محترم عابد خان صاحب

حضورانور کا اپنے ہمراہوں کا خیال رکھنا:

سیدنا حضورانور کے امریکہ اور گوئٹیمالہ سفر پر روانگی کے وقت ہیتھرو ایرپورٹ پر سامان کی چیکنگ اور سیکورٹی کلیرنس میں ڈیڑھ گھنٹہ صرف ہوا۔اس کلئرنس کے بعد حضورانور نے عابد خان صاحب کو مسیج کیا کہ کیا آپ بحفاظت جہاز پر بیٹھ گئے ہیں۔جس کا جواب انہوں نے اثبات میں دیا۔تو حضورانور نے مسیج بھیجا we are too,Alhamdulilah۔پھر جب حضور انور امریکہ پہنچے تو ایرپورٹ پر State Department کے آفیشلز اور آئرپورٹ کے آفشلز تھے اور حضور کو پوراپرٹوکول دیاگیاتھا۔حضورنے وہاں آفیشلز سے کہاکہ پہلے ہی بہت تاخیر ہوچکی ہے آپ لوگ اگر جانا چاہیں توجاسکتے ہیں میں آپ کے لئے بوجھ نہیں بننا چاہتا۔وہ اس آفر سے حیران ہوئے۔ ہوسکتاہے کسی آفیشل نے انکو پہلی مرتبہ ایسی آفر کی ہو۔انہوں نے کہاکہ ہم تویہاں آپ کے لئے ہیں اور ہم آخر تک رہیں گے۔ اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے۔

6000 لوگوں سے حضور انور کی ملاقات:

state department آفیشل نے کہاآپ کچھ گھومنے اور مناظر دیکھنے بھی جائینگے ،حضور نے فرمایا کہ اپنی کمیونٹی کے ساتھ میراایساشیڈول ہے کہ شاید اسکے لئے وقت نہ ملے۔امیر صاحب امریکہ نے فرمایاکہ ۴۰۰۰ لوگوں نے انفرادی ملاقات کی درخواستیں دی ہیں۔اس پر آفیشل نے حیرانی کا اظہار کیا کہ یہ تو بہت زیادہ تعداد ہے اور یہاں اگر کوئی چار ہزار لوگوں سے مصافحہ کرے تووہ امریکہ کا صدر منتخب ہوسکتاہے۔ تو حضورنے فرمایاکہ گزشتہ کی کسی دورے میں میں نے 6000 لوگوں سے ملاقات کی تھی۔

تاخیر سے دعاکا موقعہ میسر آتاہے:

اس دورہ کے دوران حضورانورنے امریکہ کے نائب امیر مکرم یونس صاحب سے مجلس انصار اللہ امریکہ کے ہاوسنگ پرجیکٹ کے بارے میں دریافت فرمایا۔محترم نائب امیر صاحب نے فرمایاکہ کئی وجوہات کی بنا پر اس میں تاخیر ہورہی ہے۔اس پر حضورانور نے فرمایاکہ

”حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایاہے کہ جب تاخیر ہورہی ہوتو دعاکا زیادہ موقعہ میسر آتاہے۔تو دعائیں کرتے رہو۔گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔“

شہید کے اقرباء سے حضورانور کی بے پناہ محبت:

امریکہ دورہ ۲۰۱۸ کے دوران ایک لڑکی منصورہ ہمایوں صاحبہ نے حضورانور سے ملاقات کی تو اس نے حضور کو فرمایاکہ میں شہید کی بہن ہوں تو حضورانور نے ان کو الیس اللہ کی انگوٹھی عنایت فرمائی اور کہا کہ آپ شہید کی بہن ہیں اسلئے یہ آپ کو دے رہاہوں۔

حضورانور کا خدام احمدیت سے بے نظیر پیار:

اسی طرح دورہ امریکہ کے دوران حضورانورنے ایک جگہ جائزے کے دوران ایک مارکی دیکھی جہاں کچھ خدام تعینات تھے۔حضور کو وہاں نہ لے جانے کی وجہ صدر خدام الاحمدیہ امریکہ نے یہ بیان فرمائی کہ راستہ کیچڑ والا تھاتو حضوراس چیز کی پروہ کئے بغیر وہاں گئے اور خدام سے ملاقات فرمائی۔

حضورانور کا مکڑی کا پکڑنا:

اسی دوران حضوردوسری مارکی کی طرف آگے بڑھے جہاں کھانا تیار کیاجارہاتھا وہاں حضورانور نے دیکھا کہ ٹیبل کے پاس ایک مکڑی ہے حضورنے فوراایک ٹیشولیا اور اسکو پکڑا او راحمد بھائی کو

دیا کہ اسکو Dispose کر دے۔

حضورانور کے مزاحیہ کلمات:

اسی دورہ امریکہ کے دوران پھلیڈلفیہ میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ Dr.A George Baker جو ایک مشہور احمدی تھے انکی قبر پر دعا کی غرض سے گئے وہاں حضوردعا کے بعد جب اپنی کار کی طرف واپس آئے تو چونکہ گیلی زمین اور کچھ کیچڑ تھی۔ایک خادم نے حضور کی گاڑی کے درازے پر ایک میٹ رکھ دیا۔ اتفاقاًمیٹ رکھنے والا اس شخص کا بھائی تھا جس کی گاڑی میں حضور سفر کررہے تھے۔ حضور نے مزاقاً فرمایاکہ کیا آپ نے اس لئے میٹ رکھا کہ کہیں آپ کے بھائی کی کار گندی نہ ہوجائے۔

حضورانور جمعہ کو لمبے سفر کرنا پسند نہیں کرتے:

سیدنا حضورانور کے پاس اکتوبر ۲۰۱۸ جب دورہ امریکہ کا پروپزل اور اسکی اوٹ لائن پیش ہوئی۔ اس میں حضورانور نے کچھ اصلاحات اور تبدیلیاں فرمائیں۔ایک یہ کہ جمعہ کے روز حضور کا پھلیڈلفیا کی طرف سفر بھی تھاجس میں آپ نے وہاں مسجد کا افتتاح کرناتھا۔حضور نے فرمایاکہ میں جمعہ کے روز لمبے سفر کرنا پسند نہیں کرتاہوں اور عملی طور پر بھی اس میں بعض ایشوز ہوتے ہیں ۔ٹریفک میں پھنسنے کی صورت میں جمعہ میں تاخیر ہونے کااحتمال ہوتاہے۔

حضورانور کا تفریح کے بجائے احباب جماعت سے ملنے کو ترجیح:

ایک تبدیلی حضورنے یہ فرمائی کہ گوٹیمالہ میں تین سے چار دن تک رہنے کی تجویز تھی۔ اس میں انتظامیہ کا مقصد یہ بھی تھاکہ حضور کچھ مناظر بھی مشاہدہ کرلیں گے اور ایک مشہور جھیل، ایٹلن بھی دیکھ لیں گے۔اس پروگرام میں کم از کم دودن صرف ہوتے حضورنے فرمایایہ دن امریکہ میں احباب جماعت کی فیملیز سے ملنے میں صرف ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔

✻✻✻

ذکر اسلام آباد کا

پیارے حضور کے پیارے الفاظ میں

مضمون ہٰذا مکرم آصف محمود باسط صاحب نے تیار کیا ہے۔

بشکریہ الحکم کے قارئین مشکوٰۃ کیلئے شائع کیا جا رہا ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الفتوح میں ۱۲/اپریل ۲۰۱۹ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔صحابۂ رسول پر سلسلہ خطبات گزشتہ کچھ عرصہ سے جاری ہے،سو اس روز بھی صحابہ کرامؓ کا ذکرِ خیر فرمایا۔خطبہ کے اختتام کے قریب حضور انور نے جماعت کو مطلع فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے الہام وسع مکانک کے مفاہیم میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جماعت اور جماعت کے کام کی وسعت کے ساتھ ساتھ مکانی وسعت بھی اللہ تعالیٰ نے فرماتا رہے گا اور اسی مفہوم کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اسلام آباد،ٹلفورڈ میں اب ایک نئے مرکز کا تحفہ عطافرمایا ہے۔ساتھ حضور اور نے اسلام آباد میں مرکز کے اسم بامسمیٰ ہونے کے لئے دعا کی تحریک بھی فرمائی۔

اسی ذکر میں حضور نے فرمایا کہ میں بھی کچھ روز تک لندن سے اسلام آباد چلا جاؤں گا۔

اس جملہ نے جذبات کی سطح پرجو تلاطم برپا کیا،وہ جاننے والے جانتے ہی ہیں۔خاص طور پر مجھ جیسے وہ سب لوگ جن کے پیروں کو مسجد فضل کا راستہ لگ گیا ہو۔جن کا روزانہ کم از کم ایک مرتبہ کسی نہ کسی کام سے وہاں جانا معمول بن گیا ہو اور کام کے علاوہ بھی کہیں بھی جاتے ہوئے اس راستہ سے ہو لینا شوق سے بڑھ کر عادت میں شامل ہوگیا ہو۔مگرنئے مرکز اور جماعت کی وسعت تمام جذبات پر حاوی آتی رہی۔

جمعہ ہی کے روز علم ہوا کہ ۱۵/اپریل بروز پیر حاضر ہونے کا حکم

ہوا ہے۔اندازہ تھا کہ شاید اس روز ہونے والی ملاقتیں مسجد فضل میں واقع حضور کے دفتر میں آخری ملاقاتیں ہوں۔اس خیال کے ساتھ کیا کیا کچھ ذہن میں آکر نہیں رہ گیا۔جذبات اور خیالات کو ذہن و دل میں چھپائے ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔جو فوری نوعیت کے معاملات تھے، پیش کئے۔

حضور نے حال ہی میں جرمنی سے آئے ہوئے احباب سے ایک ملاقات کا ذکر فرمایا۔اس میں حضور نے ایک نوجوان کے سوال کے جواب میں تقدیر کے مسئلہ کو بیان فرمایا تھا۔حضور نے فرمایا کہ میں ان سب کو وہ بات سمجھانا چاہ رہا تھا جو حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے ایک شعر میں یوں بیان فرمائی ہے کہ:

تدبیر کے جالوں میں مت پھنس، کر قبضہ جا کے مقدر پر

اصل بات یہ ہے کہ انسان مقدر کو پالینے پر توجہ کرے اور ساتھ محنت، تدبیر اور دعا بھی جاری رکھے۔نہ یہ کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھے تقدیر کا انتظار کرتا رہے۔

یہ بات یہاں ختم ہوگئی۔ اس کے بعد اور معاملات تھے، حضور نے ان پر رہنمائی سے نوازا۔پھر اسلام آباد کا ذکر ہوا۔یہاں خاکسار نے دل میں دبے ایک سوال کو خدمت اقدس میں پیش کر دیا۔

حضور، عام آدمی تو چھوٹے فیصلوں پر بھی بے یقینی کا شکار رہتا ہے اور خلیفۂ وقت کو تو بہت بڑے فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔مثلاً مرکز کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل کیا۔

فرمایا خلیفۂ وقت کو تو ساری جماعت کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلے کرنے ہوتے ہیں۔جب اسلام آباد میں مرکز کی تعمیر کا خیال میرے ذہن میں آیا تھا تو اس پر بہت غور کیا۔کبھی لگتا کہ شاید مناسب نہ ہو۔کبھی لگتا کہ شاید ابھی وقت موزوں نہ ہو۔کبھی یہ کہ یہاں منتقل کیا جائے یا نیا مرکز کسی اور مقام پر ہو۔ساتھ دعا بھی کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ خود درست راستے کی طرف رہنمائی فرمائے۔پھر اللہ تعالیٰ اسلام آباد ہی میں مرکز قائم کرنے کے لئے دل کو تسلی عطا فرمائی،اور یوں یہ فیصلہ آسان ہوگیا۔جو مشکلات حائل تھیں وہ بھی دور ہونے لگیں۔

سب سے بڑی دقت تو کونسل کی تھی۔وہ بھی اللہ تعالیٰ نے دور فرمائی۔پھر سب کچھ بہت اچھے طریقے سے ہوتا گیا اور جلد ہی نیا مرکز تیار ہوگیا۔

یہاں توقف تھا مگر وہ توقف جہاں کچھ کہنا سُوئے ادب ہوتا ہے۔الحمد للہ کہ میں نے اور کچھ نہ کہا تھا کہ حضور نے ازراہ شفقت خود ہی فرمایا:

میرے خطبہ کے بعد لوگ،جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ کے ساتھ اسلام آباد کی زمین خریدتے وقت کام کرنے کا موقع ملا، مجھے لکھ رہے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ نے کئی مرتبہ اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ مرکز اسلام آباد میں قائم ہو، مگر اس وقت بہت سی دقتیں سامنے آتی رہیں۔مقامی کونسل ہی کی طرف سے اتنی پابندیاں تھیں کہ اس وقت یہ بات ناممکن ہو کر رہ گئی۔تو ان سب کو بھی میں یہی لکھ رہا ہوں کہ ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک وقت مقرر کر رکھا ہوتا ہے۔یہاں بھی تو وہی مقدر والی بات ہے۔اس کام کے لئے کوششوں کے ثمر آور ہونے کے لئے بھی ایک وقت تھا۔ہم کوشش کرتے رہے۔ پھر وہ وقت آیا جب اللہ تعالیٰ نے اس کام کا ہونا لکھا تھا اور یوں کوشش اور تدبیر کو اللہ تعالیٰ نے برکت بخش دی۔

جس روز حضور انور نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا تو میں یہ سوچتا رہا کہ دنیا بھر سے لوگوں نے بہت دلچسپ نکات حضور کی خدمت میں تحریر کئے ہوں گے۔ مگر ظاہر ہے کہ حضور سے پوچھنے کی مجال کہاں سے آتی اور آ بھی جاتی تو شاید سوال ہچکچاہٹ ہی میں کھو کر رہ جاتا۔ خدا کا شکر کہ عرفان کا چشمہ جاری تھا۔

فرمایا: بعض نے یہ نکتہ بھی نکالا ہے کہ پینتیس سال کے قریب ربوہ مرکز رہا۔اب یہاں بھی اتنا ہی عرصہ گزر گیا تھا کہ یہاں سے بھی مرکز کے منتقل ہونے کا وقت آگیا وغیرہ۔تو لوگ تو بہت کچھ لکھ رہے ہیں۔

پھر کچھ توقف کے بعد فرمایا لسانیات سے شغف رکھنے والے بھی بہت کچھ لکھ رہے ہیں۔مرزا محمد الدین ناز صاحب نے لکھا ہے

کہ اسلام آباد Tilford میں واقع ہے اور ٹلفورڈ کا انگریزی میں مطلب ہے زر خیز زمین جو دریا سے ملحقہ حصہ میں واقع ہو۔تو انہوں نے یہ نکتہ نکالا ہے کہ وہ حدیث میں آیا ہے کہ حارث نامی ایک شخص ماوراَ النہر سے نکلے گا،تو شاید وہ اشارہ یہاں بھی اطلاق پاتا ہو۔

خاکسار نے ملاقات کے بعد Tilford کے معنی لغت میں دیکھتے تو اس لفظ کا ماخذ یوں لکھا تھا:

From a fertile ford

(غالباً Tile Ford Fer سے Tilford بن گیا)

پھر وہ حدیث بھی تلاش کی جس کا ذکر فرماتے ہوئے میرے منکسر مزاج آقا نے اشارۃً ذکر فرمایا تھا۔حضرت مسیح موعودؑ نے اسے اپنی تصنیف ازالہ اوہام میں اسے بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ ابوداؤد کی صحیح میں درج ہے کہ ایک شخص حارث نام یعنی حارث ماوراَالنہر۔۔۔ سے نکلے گا جو آل رسول کو تقویت دے گا۔جس کی امداد اور نصرت ہر ایک مومن پر واجب ہوگی۔۔۔

زرخیز Ford میں واقع اس زر خیز زمین پر جو شخص آباد ہونے اور آبادکاری کرنے جا رہا ہے،وہ امیر المومنین ہے،خلیفۃ المسیح الموعودؑ ہے،اور ساتھ زراعت کی تعلیم اور وسیع تجربہ بھی رکھتا ہے۔خطبہ میں حضور نے اس خواہش کا اظہار بھی فرمایا تھا کہ یہ مرکز جس کا نام اسلام آباد ہے،اللہ تعالیٰ اسے تبلیغ اسلام کا مرکز بنادے۔اب ان ساری باتوں کو سامنے رکھا تو جامعہ احمدیہ یو کے کے طلباء کے ساتھ حضور کی ایک نشست یاد آگئی جس میں ایک طالب علم نے حضور سے عرض کی کہ حضور کیا اب بھی آپ کو زراعت سے شغف ہے؟ حضور نے فرمایا کہ ہے تو سہی مگر اب تم لوگ وہ فصلیں ہو جن کی میں نشونما کرتا ہوں۔

اس ساری تصویر کو یکجا کیا تو اسلام آباد کے Tilford میں واقع ہونے کے لئے مفاہیم کھلتے چلے گئے۔

ملاقات اپنے اختتام کو پہنچا چاہتی تھی۔حضور کی نئے مرکز کی طرف ہجرت کی خوشی کے ساتھ ساتھ ایک اور احساس بھی تھا جو کئی دن سے اپنے ہونے کا پتہ دیتا تھا۔اس احساس کو الفاظ میں پہنانا مشکل تھا۔اتنا مشکل کہ صرف اسی قدر کہہ پایا کہ، حضور،اب مسجد فضل۔۔۔

اللہ خوش رکھے میرے آقا کو کہ میرے ادھورے سوال کا ایسا جواب عطا فرمایا کہ جو تاریخ احمدیت میں سنہرے حروف سے لکھا جانے کے لائق ہے۔فرمایا:

مسجد فضل کی جو اہمیت ہے وہ تو کبھی کم نہیں ہو سکتی۔یہاں تو حضرت مصلح موعودؓ سمیت چار خلفاء نے نمازیں پڑھائی ہیں۔اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگی ہیں۔یہ تو ایک ایسا خزانہ ہے جسے مسجد فضل سے الگ کیا ہی نہیں جا سکتا۔میں تو خود اس مسجد میں نماز ادا کرتے ہوئے اپنے سجدوں میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیا کرتا ہوں کہ اے اللہ! حضرت مصلح موعودؓ کا جو مقصد اس مسجد کی تعمیر سے تھا،اسے پورا فرما۔انہوں نے یہاں جو دعائیں کیں انہیں بھی قبول فرما۔میں تو یہ بھی دعاکرتاہوں کہ وہ دعائیں جو خلفاء نے یہاں مانگی ہیں،وہ ہمیشہ اس مسجد میں قائم رہیں اور ان کے نتیجہ میں ثمرات ہمیں ملتے چلے جائیں اور ہم بھی ان کے وارث بنتے رہیں۔

ملاقات ختم ہوئی اور میں اس بابرکت کمرے سے نکل آیا۔میری حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے دو ہی ملاقاتیں ہوئیں اور وہ اسی دفتر میں ہوئی تھیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پہلی ملاقات بھی اسی دفتر میں ہوئی تھی۔میرا وقف زندگی کا عہد اسی دفتر میں قبول ہوا تھا۔حضور کی طرف سے اس نااہل غلام کو ذمہ داری تفویض ہوئی تو اس پر راہنمائی اور ہدایات کی درخواست کرنے اسی دفتر میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوتا رہا۔بحیثیت واقف زندگی مجھے اسی دفتر میں پاؤں پاؤں چلنا سکھایاگیا۔سولہ سال تک میرے اندر کے زنگ دھونے کی پر شفقت کوشش اسی دفتر میں کی جاتی رہی۔میرے عیوب اور میری کمزوریوں کو جاننے والے میرے آقا نے میرے اصلاح کی کوشش اسی دفتر

میں فرمائی۔ میں نے اپنے طبیب سے اپنے روحانی امراض کے تعلق میں اس دفتر میں راہنمائی چاہی۔ میں اسی دفتر میں اس ہستی کے عشق میں مبتلاء ہوا۔ میں نے اسی کمرے میں خلافت سے محبت، خلافت کی عظمت کے معانی سیکھے۔

یہ سب یادیں ذہن پر آتی جا رہیں، مگر یادیں تو محض جذبات تک محدود ہوتی ہیں۔ حقیقت سے وابستہ خوشی کہیں زیادہ طاقتور ہوتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو نیامرکز عطا فرمایا ہے۔ قصر عیسائیت اور اس سے بھی بلند تر قصر الحاد کے سینے پر قصر خلافت کے قیام کا اعجاز دکھایا ہے۔ یہاں سے اسلام کے نور کی کرنیں نکلنے والی ہیں اور تمام عالم میں پھیل جانے والی ہیں۔ اختتام کرتا ہوں حضرت مصلح موعودؓ کے ان اشعار پر جو حضورؓ نے لندن مسجد کے لئے زمین کی خرید کے موقع پر ۱۹۲۰ء میں تحریر فرمائے:

مرکزِ شرق سے آوازۂ توحید اٹھا
دیکھنا دیکھنا، مغرب سے ہے خورشید اٹھا
نور کے سامنے ظلمت بھلا کیا ٹھہرے گی
جان لو جلد ہی اب ظلم صنادید اٹھا

❊❊❊

مُلکی رپورٹس

ضلع محبوب نگر تلنگانہ میں جلسہ یومِ مسیح موعودؑ کا انعقاد

مورخہ ۲۳ مارچ ۲۰۱۹ کو ضلع محبوب نگر تلنگانہ نے جلسہ یومِ مسیح موعودؑ شایانِ شان طریق پر منعقد کیا۔ یہ جلسہ ضلعی سطح پر جماعتِ احمدیہ چنتہ کنٹہ میں منعقد کیا گیا۔ یہ جلسہ محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں صدرِ اجلاس کے علاوہ محترم سیٹھ محمد سہیل صاحب امیر جماعت حیدر آباد بطور مہمان خصوصی تھے۔ تلاوت اور عربی قصیدہ کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر بعنوان ”حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول ﷺ“ مکرم محمود احمد بابو امیر ضلع محبوب نگر تلنگانہ نے کی۔ اس کے بعد مہمانِ خصوصی نے دوسری تقریر بعنوان ”حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ غلبہ اسلام“ کی۔ اس کے بعد اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ انچارج حیدر آباد نے بعنوان ”حضرت مسیح موعودؑ کا مقام و مرتبہ“ پیش کی۔ اس کے بعد صدارتی خطاب سے قبل مکرم محمود احمد بابو امیر ضلع محبوب نگر تلنگانہ نے اس اجلاس میں تمام مہمانانِ کرام کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد صدارتی خطاب پیش کیا گیا جس میں محترم صدرِ اجلاس نے یومِ مسیح موعودؑ کی اہمیت اور شرائطِ بیعت کی اہمیت اور احمدیوں کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجلاس بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچ گیا۔ اس اجلاس کے بارہ میں 06 اخبارات نے مع تصاویر خبریں شائع کیں۔

سالانہ تقریب و تقریب تقسیم اسناد جامعہ احمدیہ قادیان

مورخہ ۱۹۔۳۔۱۴ کو جامعہ احمدیہ قادیان میں محترم حافظ مخدوم

بقیہ صفحہ نمبر ۲۸ پر

رمضان المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبتیں

بانئ تحریک جدید سیدنا حضرت خلیفتہ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ماہ رمضان المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں ۔

...."اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح فائدہ اٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت اور مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کے لئے آتا ہے۔ پس جس غرض کے لئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرو... ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کے اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا کہ رمضان سے فائدہ اٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا ہے کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں میں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اپر وارد رکھو۔ اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزرجاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں ۔،، (خطبہ جمعہ فرمودہ ۴نومبر ۱۹۳۸ء)

اسی ضمن میں حضورؓ نے ۱۱نومبر ۱۹۳۸ء کو ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ کے آخر میں جماعت کو چندہ دہندگان تحریک جدید کے لئے بطور خاص دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:-

" رمضان کا جو آخری عشرہ آنے والا ہے اس کو تحریک جدید کے متعلق سابق قربانیوں کے لئے شکریہ اور آئندہ کے لئے طاقت کے حصول کے لئے خرچ کرو۔ جن کو گزشتہ سالوں میں قربانی کی توفیق ملی ہے وہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں ۔ اور ہر ایک دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ہر قربانی کرنے والے کے لئے دعا کرے کہ اس نے شوکت دین اور مضبوطی سلسلہ کے لئےجو قربانی کی ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس پر اپنے فضل اور رحمتیں نازل کرے۔ اور اس کے لئے اپنی محبت اور برکات کا نزول فرمائے ۔ اسی محبت اور اخلاص کے مطابق جس کے ساتھ اس نے خدا کی راہ میں قربانی کی تھی ۔ آمین "(الفضل۱۵ نومبر ۱۹۳۸ء صفحہ نمبر ۴)

روزنامہ الفضل قادیان مجریہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۸ء میں شائع شدہ اعلان کے مطابق مخلصین جماعت کا شروع سے یہ تعامل رہا ہے کہ وہ ہمیشہ ماہ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صد فی صد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کوجذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ پس اب جب کہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہ مقدس میں قدم رکھنے والے ہیں معاونین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ۲۰رمضان المبارک یعنی ۲۶مئی تک اپنے واجبات کی مکمل ادائیگی کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

جملہ ضلعی و مقامی امراء کرام ، صدران جماعت، سیکرٹریان تحریک جدید اور مبلغ انچارج صاحبان سے بھی گزارش کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے صد فی صد ادائیگی کنندگان کی فہرستیں۲۶ مئی سے پہلے پہلے بذریعہ ڈاک اور۳۱ مئی تک بذریعہ ای میل وفیکس وکالت مال تحریک جدید قادیان کو بھجوانے کی زحمت فرمائیں۔ تا تمام جماعتوں کی یکجائی فہرست ۲۹ رمضان کی اجتماعی دعا کے لئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جاسکے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

اعلان دعا

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ ۲۲ اکتوبر ۲۰۱۸ کو تیسری بیٹی عطا فرمائی ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام "قدسیہ عالم" رکھا۔ بچی مکرم تسلیم میاں صاحب آف جئے گاؤں کی پوتی اور مکرم بلو اختر صاحب کوچ بہار بنگال کی نواسی ہے۔ نو مولودہ کے خادمہ دین بننے نیز دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

والسلام

خاکسار

محمد نور عالم میاں

جئے گاؤں بنگال

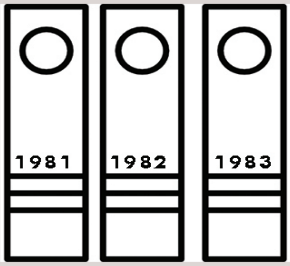

MISHKAT ARCHIVES

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے سال ۹۱-۱۹۹۰ء میں بھارت کی تمام مجالس میں اوّل پوزیشن حاصل کی قائد صاحب سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بھارت کے موقعہ پر فضل عمر ٹرافی حاصل کرتے ہوئے۔

مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان نے سال ۹۱-۱۹۹۰ء میں بھارت کی تمام مجالس میں اوّل پوزیشن حاصل کی ناظم صاحب اطفال سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بھارت کے موقعہ پر طاہر ٹرافی حاصل کرتے ہوئے۔

بقیہ از صفحہ 26

شریف صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت تقریب تقسیم اسنادبرائے سال 2018ء و تقسیم انعامات سالانہ تقریب 2018-19 منعقد ہوئی۔ تلاوت، دعاجامعہ، عہد وفائے خلافت، الوداعیہ نظم، سپاسناموں کے علاوہ محترم ناظر صاحب تعلیم اور پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان سامعین سے مخاطب ہوئے۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 21 طلباء فارغ التحصل ہوکر میدان تبلیغ کے لئے نکلے۔ پروگرام کے بعد عشائیہ کا بھی اہتمام کیا گیاتھا۔ الحمدللہ پروگرام بخیروخوبی انجام پذیر ہوا۔

❊ ❊ ❊

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

Prop. S. A. Quader

Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)

JYOTI SAW MILL

Saw Mill Owner
&
Forest Contractor

Kuansh, Bhadrak, Orissa

NUSRAT

Cell : 9902222345
9448333381

MOTORS RE-WINDING

Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding,
Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.

HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

Love For All Hatred For None

Sk.Zahed Ahmad
Proprietor

M/S
M.F. ALUMINIUM

Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

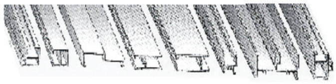

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

Asifbhai Mansoori
9998926311

Sabbirbhai
9925900467

LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE

Your's
CAR SEAT COVER

Mfg. All Type of Car Seat Cover

E-1 Gulshan Nagar, Near Indira Nagar
Ishanpur, Ahmadabad, Gujrat 384043

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172

V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

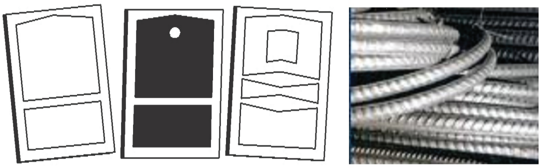

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex, #51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram, Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

Love For All
Hatred For None

Mob. : 9387473243
9387473240
0495 2483119

SUBAIDA
Traders
Madura bazar, Cheruvannoor, Calicut

Dealers in Teak, Rubwood & Rose Wood Furniture

Our sister concerns : Subaida timbers, feroke - 2483119
Subaida traders, Madura Bazar, Cheruvannoor
National furniture, Thana, Kannur, 0497-2767143

Contact (O) 04931-236392
09447136192

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS
&

C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672

C. K. WOOD INDUSTRIES

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

Abdul Hai
9916334734

AL-MASROOR
Electrical Work and Publicity

All Types of Function
Lighting Work
Mic Speaker System
&
Electrical Work

Hyderabad Road, Hossali Cross
Opp Parivar Gas Agency, Yadgir-585202

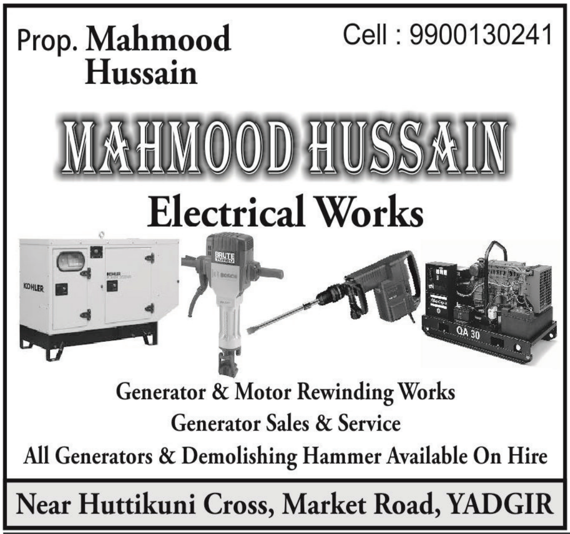
Prop. Mahmood Hussain
Cell : 9900130241
MAHMOOD HUSSAIN
Electrical Works
Generator & Motor Rewinding Works
Generator Sales & Service
All Generators & Demolishing Hammer Available On Hire
Near Huttikuni Cross, Market Road, YADGIR

Prop : Mohammed Yahiya Ateeq
Cell : 9886671843
ಐ ಮೊಬೈಲ್ಸ್
I MOBILES
Authorised Service centre of
LAVA
itel
INTEX
XOLO the next level
Infinix The future is Now!
TECNO Mobile
spice
1st Floor Kallur Complex, Gandhi Chowk Yadgir - 585201.

EXIDE
MUJEEB AHMED
Prop.
LOVE
FOR ALL
HATRED
FOR NONE
EXIDE Loves Cars & Bikes
Dealers in : EXIDE BATTERIES & INVERTERS
M.S. AUTO SERVICE
M.S. AUTO SERVICE
3-4-23/4, Bharath Building,
Railway Station Road, Kacheguda,
Hyderabad - 500027. (T.S.)
Cell : 9440996396,9866531100.
KOHINOOR PRESS
INDIA MOVES ON EXIDE

10 Years
Quality Service
Est. 1992
Study Abroad

Study Abroad

10 Offices Across India

All Services Free of Cost

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas
Is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universitites / Colleges in 9 Countries since last 10 years

Achievements

* NAFSA Member Association, USA.
* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100% success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

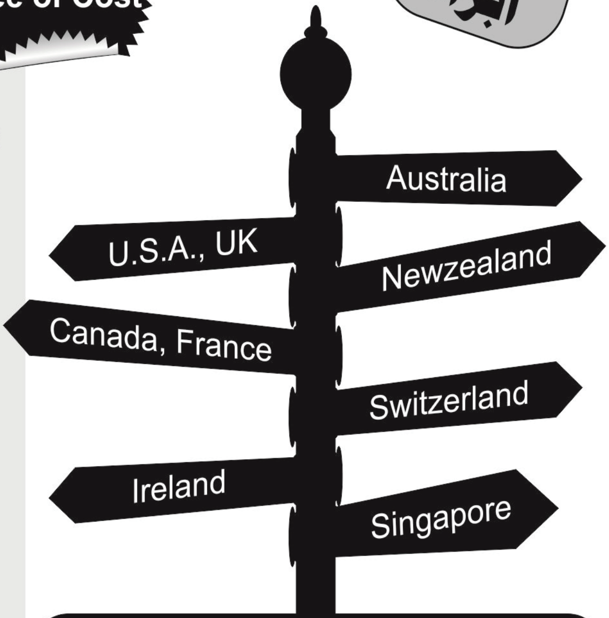

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے
کیلئے رابطہ کریں

CMD : Naved Saigal
Website : www.prosperoverseas.com
e-mail : info@prosperoverseas.com
National helpline : 9885560884

Corporate Office
Prosper Education Pvt. Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands,Ameerpet,
Hyderabad - 500016, Andhra Pradesh, Phone : +91 40 49108888

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔"

(کلام امام الزمان)

M/S. ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis

KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

Mubarak Ahmad
9036285316
9449214164

Feroz Ahmad
8050185504
8197649300

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

MUBARAK
TENT HOUSE & PUBLICITY

CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

Prop. Asif Mustafa

CARE SERVICING & GARAGE
CARE TRAVELLING

Servicing of all type of vehicles
(2, 3 & 4 Wheelers)

RAMSAR CHOWK, BHAGALPUR-2

* Washing * Polish * Greasing * Chasis Paint

Contact for : Car Booking for Marriage & Travailing.
(Tata Victa A.C., Scorpio Grand, Bolero and
all types of Vehicle available)
Mob. : 9431422476, 9973370403

?
However , the days of tyranny will soon be over ,
Be patient awhile , our supplications will soon see the dawn of their acceptance .)
In yet another poem entitled ‘Hum Dekhenge’ , Faiz gives glad-tidings to the oppressed classes in this way:
Hum dekhenge , lazim hai ke hum bhi dekhenge,
Woh din ke jis ka wa’da hai, Jo lauh-e- azal mein likkha hai,
Jab zulm-o-sitam ke koh e giraan , rooyee ki tarah urh jayenge ,
Hum mehkoomon ke paanv tale , yeh dharti dharh dharh dharhkegi ,
Aur ehl-e-hakam ke sar oopar , jab bijli karh karh karhkegi,
Hum dekhenge , hum dekhenge.
(We shall witness ,
It is certain , we shall witness ,
The day that has been promised
Of which has been written on the slate of eternity ,
When enormous mountains of tyranny will be blown away like pounded cotton ,
Under our feet , the feet of the oppressed ,
When the earth will pulsate deafeningly,
And on the heads of our rulers ,
When lightning will strike terribly,
We shall witness .)
Faiz always exhibited an optimistic approach . Never did he let himself come under the influence of pessimism. To persevere in struggle with the hope of seeing a radiant future was the sum and substance of his life. He never seemed to be complaining against hopelessness , rather he employed whatever means available at hand to raise voice against tyranny . The following lines convey this message :
Mataa-e-lauh-o-qalam chhin gayi to kya ghum hai,
Ke khoon-e-dil mein dubo leen hain ungliyaan maine,
Zabaan par mohr lagi hai to kya,
ke rakh di hai,
Har ek halqa-e-zanjeer mein zabaan maine.
(Why grieve over being dispossessed of the pen and the tablet,
I have immersed my fingers in the blood of my heart,
What if my speech has been restrained ,I have put a tongue in every link of the chain .)
The beam of hope emitted by the poetry of Faiz Sahib still kindles in the hearts of millions of the oppressed people and inspires them to persevere in their struggle for freedom .
Let’s struggle and hope for a world free from all kinds of tyranny, oppression and persecution .

(Bilal Ahmad shamim)

***

Remembring Faiz

Rummaging through the pack of old newspapers which I have securely kept in my book-shelf , I chanced upon an article on Faiz Sahib and instantly my mind began to ruminate over some of the verses of Faiz Sahib.

Faiz's diction and style is simply unmatchable and inimitable. The forceful gush of passions emanating from his serene but thoughtful mind and heart streamed through his pen to satiate the thirst of thousands of suppressed and oppressed people longing for freedom from the shackles of physical as well as mental slavery. In a way , Faiz's poetry echoed the feelings of the common folk. He had unflinching faith that sooner or later a day would come which he wished for . Throughout his life , Faiz sahib endeavoured sincerely and honestly , firmly and resolutely , to fulfil that dream ---the dream of bringing prosperity to the downtrodden , the underprivileged, and to the labour class . In his poems, he expresses the hope that tyrants and oppressors would soon meet their ignominious end.

His well-known poem 'Chand Roz Aur Meri Jaan' (O My beloved ! It is a matter of days')

depicts this idea ..

I quote a few lines from the poem here:

Chand roz aur meri jaan , faqat chand hi roz,
Zulm ki chhaaon mein dum lene pe majboor hain hum,
Aur kuchh der sitam seh lein , tadap lein , ro lein ,
Apne ajdaad ki meeraas hai ma'zoor hain hum ,
Jism par quaid hai , jazbaat pe zanjeerein hain,
Fikr mehboos hai , guftaar pe ta'zeerein hain,
Apni himmat hai ke hum phir bhi jiye jaate hain,
Zindagi kya kisi muflis ki qaba hai jis mein,
Har gharhi dard ke paivand lage jaate hain ,
Lekin ab zulm ki mee'aad ke din thorhe hain,
Ik zara sabr ke faryaad ke din thorhe hain.

(It is a matter of only a few days , O my beloved, just a few days ,
That we have to sojourn under the shade of tyranny,
Let's suffer the oppression ; wriggle and writhe under pain ; and cry for a little while more ,
What can we do ? We are helpless as it is the yoke bequeathed to us by our forefathers ,
Our bodies have been caged , passions fettered , minds besieged , tongues prosecuted and penalised ,
It is our patience and courage that enables us to breathe life ,
Is this life the ragged cloak of a pauper
Which bears patches of pain endlessly

ill until he died in Medina during the time of Hadrat Uthman (May Allāh be pleased with him). Hadrat Uthman (May Allāh be pleased with him) led his funeral prayer and he was buried in Jannat-ul-Baqi'i. Hadrat Abu Hurairah (May Allāh be pleased with him) cites the Holy Prophet (May Allāh›s Blessings be upon him) as saying, "What an excellent man is Mu'āz bin 'Amr bin Jamuh!"

Huzoor (May Allāh be his Helper) said: May Allāh shower infinite blessings upon these Companions of the Holy Prophet (May Allāh›s Blessings be upon him) who immersed themselves in the love of God and His Prophet and sought to attain their pleasure. Amīn.

At the end of the sermon, Huzoor (May Allāh be his Helper) informed the Jamā'at about the sad demise of Malik Sultan Harun Khan Sahib of Islamabad. His eldest son is the son-in-law of Hadrat Khalīfatul Masih IV (May Allāh shower His mercy upon him) and is married to his youngest daughter. Huzoor (May Allāh be his Helper) spoke about the excellent qualities of the deceased, his family background and his firm faith. Huzoor (May Allāh be his Helper) led his funeral prayer in absentia after the Friday prayer.

***

Huzoor's tips for good health

After the presentation about the heart disease,huzoor gave advice and tips about how to maintain good health. He said that olive oil was good for the heart and that new research also suggested that yoghurt was also beneficial.

Huzoor narrated that when he lived in Ghana, he used to see that people would walk 6 or 7 miles to get to work and this naturally kept them fit and healthy. However ,in the western world people were confined to their cars or public transport and so were not as naturally active .Therefore ,Huzoor said that it was important people made time for physical activity or exercise.

Huzoor said that horse –riding was a good activity but that was difficult for people living in cities to horse –ride and so such people should at least go for regular walks or go for cycling.

Huzoor said that he knew of some khuddam in the united kingdom who had transformed their physical health after taking up cycling.

Huzoor also said that those people who smoked cigarettes were causing themselves great harm and so if there were any Ahmadi youths who smoked, the jamat should advise them of the dangers and help them to quit this bad habit. ***

same thing, such as Imām Rāghib who says that non-law-bearing Prophets can come in subservience to the Holy Prophet (May Allāh›s Blessings be upon him).

Huzoor (May Allāh be his Helper) said: Allama Zurqani writes that Hadrat Abdullah bin Zaid (May Allāh be pleased with him) was working in his garden when his son brought him the news of the demise of the Holy Prophet. At this he said:

اَللّٰهُمَّ اذْهَبْ بَصَرِيْ حَتّٰى لَا أَرٰى بَعْدَ حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٍ أَحَدًا۔

"God! take my sight from me so that I should never see anyone again after having seen my beloved Muhammad."

According to Zurqani he became blind after this. There are conflicting accounts regarding his demise.

Some have written that he passed away after the Battle of Uhud. However, the majority are of the opinion that he took part in all the Battles alongside the Holy Prophet (May Allāh›s Blessings be upon him) and passed away in 32AH in Medina at the age of 65 during the era of Hadrat Uthman (May Allāh be pleased with him). His funeral prayer was led by Hadrat Uthman (May Allāh be pleased with him).

Hadrat Mu'āz bin 'Amr bin Jamuh (May Allāh be pleased with him):

He belonged to Banu Salamah branch of Banu Khazraj tribe. He participated in the second Bai'at at Aqabah and in the Battles of Badr and Uhud. His father, Hadrat 'Amr bin Jamuh (May Allāh be pleased with him), was also a Companion of the Holy Prophet (May Allāh›s Blessings be upon him) and was martyred in the Battle of Uhud. His mother's name was Hind bint 'Amr. According to Musa bin 'Uqba, Abu M'ashar and Muhammad bin 'Amr Waqidi, his brother Mu'awwiz bin 'Amr also participated in the Battle of Badr. His wife's name was Thubaitah bint 'Amr and she belonged to Banu Sā'idah branch of Banu Khazraj tribe. From her he had a son Abdullah and a daughter Umamah.

While Hadrat Mu'āz (May Allāh be pleased with him) participated in the second Bai'at at Aqabah, his father 'Amr bin Jamuh remained adamant upon his idolatrous beliefs. Seerat Ibne Hisham records the story of his father's conversion to Islām. 'Amr bin Jamuh was among the chiefs of Banu Salamah. Hadrat Mu'āz bin 'Amr bin Jamuh (May Allāh be pleased with him) was one of those who killed Abu Jahl.

Huzoor (May Allāh be his Helper) cited the details of this incident with reference to the books of Ahādīth. Hadrat Mu'āz (May Allāh be pleased with him) died during the Khilāfat of Hadrat Uthman (May Allāh be pleased with him). Khalīfa bin Khayyāt relates that Hadrat Mu'āz (May Allāh be pleased with him) had suffered a wound in the Battle of Badr after which he remained

Allāh is the Greatest. (Recited twice)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

I bear witness that there is none worthy of worship except Allāh.

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

I bear witness that Muhammad is the Messenger of Allāh.

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ۔

Come to Prayer.

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔

Come to success.

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ۔ (دو دفعہ)

Salāt is ready. (Recited twice)

اَللّٰهُ أَكْبَرُ۔ (دو دفعہ)

Allāh is the Greatest. (Recited twice)

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

There is none worthy of worship except Allāh.

Quoting Hadrat Mirzā Bashir Ahmad Sahib's (May Allāh be pleased with him) book Seerat Khatam-un-Nabiyyin, Huzoor (May Allāh be his Helper) described the methods that had previously been used for calling people to prayer, and then how Allāh revealed the words of Adhan to various Companions. According to one account, when the Holy Prophet (May Allāh›s Blessings be upon him) heard the words of Adhan he said that the same had already been revealed to him as well.

Huzoor (May Allāh be his Helper) then cited the Qur'ānic verse:

وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا۔

"And whoso obeys Allāh and this Messenger of His shall be among those on whom Allāh has bestowed His blessings, namely, the Prophets, the Truthful, the Martyrs, and the Righteous. And excellent companions are these." (4:70)

Huzoor (May Allāh be his Helper) said that we present this verse as proof that one can, through obedience to the Holy Prophet (May Allāh›s Blessings be upon him), attain the status of a non-law-bearing Prophet. Through complete obedience to the Holy Prophet (May Allāh›s Blessings be upon him), one can progress from the state of being Saleh (Righteous) to that of a Prophet.

Huzoor (May Allāh be his Helper) said that the status of Prophethood is a great status even if it is non-law-bearing and is in submission to the Holy Prophet (May Allāh›s Blessings be upon him). The Holy Prophet (May Allāh›s Blessings be upon him) has himself used the word 'Prophet' with reference to the Promised Messiah who was to come; this is why we accept him as a non-law-bearing Prophet. This does not in any way detract from the status of the Holy Prophet (May Allāh›s Blessings be upon him), rather it increases his status, for only through following him can one attain the status of Prophethood. This is not something that we alone believe, rather many past sages have said the

known as Abu Hannah.

Hadrat Abdullah bin Zaid bin Tha'albah (May Allāh be pleased with him): He was known as Abu Muhammad. His father, Hadrat Zaid Bin Tha'albah (May Allāh be pleased with him), was also a Companion of the Holy Prophet (May Allāh›s Blessings be upon him). He belonged to Banu Jusham branch of Khazraj tribe. He was among the 70 Companions who pledged Bai›at at Aqabah. He also accompanied the Holy Prophet (May Allāh›s Blessings be upon him) in Battles, including Badr, Uhud and Khandaq. On the occasion of the Victory of Mecca, he carried the flag of Banu Harith bin Khazraj. Hadrat 'Abdullah Bin Zaid (May Allāh be pleased with him) was proficient in writing Arabic prior to his acceptance of Islām, which was something very rare at that time. Hadrat Abdullah bin Zaid's (May Allāh be pleased with him) progeny lived in Medina. His son's name was Muhammad and he was from his wife Sa'adah bint Kulaib. He had a daughter Umm-e-Humaid whose mother was from Yaman. His brother Huraith bin Zaid was a Companion who had participated in the Battle of Badr. His daughter-in-law Quraiba bint Zaid was also a Companion of the Holy Prophet (May Allāh›s Blessings be upon him).

Hadrat 'Abdullah bin Zaid (May Allāh be pleased with him) was the Companion to whom the words of Adhan (call to prayer) were revealed in a dream. When he related this to the Holy Prophet (May Allāh›s Blessings be upon him), the Holy Prophet (May Allāh›s Blessings be upon him) ordered Hadrat Bilal (May Allāh be pleased with him) to call Adhan with the same words as Hadrat Abdullah (May Allāh be pleased with him) had heard in the dream. This took place in the first year of Hijra. Huzoor (May Allāh be his Helper) read out the words of Adhan and Iqamat with translation for the children and new converts to the Jamā'at which is as follows:

Adhan:

اَللّٰہُ أَکۡبَرُ۔(چار دفعہ)

Allāh is the Greatest. (Recited four times)

أَشۡهَدُ أَنۡ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔(دو دفعہ)

I bear witness that there is none worthy of worship except Allāh. (Recited twice)

أَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰهِ۔(دو دفعہ)

I bear witness that Muhammad is the Messenger of Allāh. (Recited twice)

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ(دو دفعہ)

Come to Prayer. (Recited twice)

حَيَّ عَلَى الۡفَلَاحِ۔(دو دفعہ)

Come to success. (Recited twice)

اَللّٰہُ أَکۡبَرُ۔(دو دفعہ)

Allāh is the Greatest.(Recited twice)

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

There is none worthy of worship except Allāh.

Iqamat:

اَللّٰہُ أَکۡبَرُ۔(دو دفعہ)

SUMMARY OF KHUTBA JUMA

Extracts from the Friday Sermon delivered by Hadrat Khalīfa-tul-Masīh V (May Allāh be his Helper) on 5th April 2019 at Baitul Futūh Mosque,London.

Our Imām, Hadrat Khalīfa-tul-Masīh V (May Allāh be his Helper) continued with the account of the Companions of the Holy Prophet (May Allāh›s Blessings be upon him) who participated in the Battle of Badr and said: today first of them about whom I will speak is;

Hadrat Khirash bin Simmah Ansāri (May Allāh be pleased with him):

He belonged to Banu Jusham branch of Khazraj tribe. His mother's name was Umm-e-Habib. Hadrat Khirash (May Allāh be pleased with him) participated in the Battles of Badr and Uhud. In the Battle of Uhud he sustained ten wounds. He was among the skilled archers of the Holy Prophet (May Allāh›s Blessings be upon him). In the Battle of Badr, Hadrat Khirash (May Allāh be pleased with him) captured Abul 'Ās the son-in-law of the Holy Prophet (May Allāh›s Blessings be upon him), and held him as a captive.

Hadrat 'Ubaid bin Tayyihān (May Allāh be pleased with him):

His name is also mentioned as 'Atīk bin Tayyihān. His mother's name was Laila bint 'Atīk. He was among the confederates of Banu 'Abdil Ashhal. He was among the 70 Companions who pledged Bai›at at Aqabah. He participated in the Battle of Badr along with his brother Hadrat Abul Haitham (May Allāh be pleased with him). He attained martyrdom during the Battle of Uhud. According to some accounts he was martyred in the Battle of Siffīn whilst fighting on the side of Hadrat Ali (May Allāh be pleased with him). He had two sons Hadrat 'Ubaidullah (May Allāh be pleased with him) and Hadrat 'Abbad (May Allāh be pleased with him). According to Tabri, Hadrat 'Abbad (May Allāh be pleased with him) also participated in the Battle of Badr while Hadrat 'Ubaidullah (May Allāh be pleased with him) was martyred in the Battle of Yamamah.

Hadrat Abu Hannah Mālik bin 'Amr (May Allāh be pleased with him):

He was known has Abu Hannah. His actual name was Mālik bin 'Amr. Muhammad bin 'Umar Waqidi has counted him among those who fought in the Battle of Badr. Some accounts give his name as 'Āmir or as Thabit bin Nu'man. Some have mentioned him as Abu Habbah or Abu Hayyah. According to Waqidi there are two people who were known as Abu Habbah, one is Abu Habbah bin Ghaziyyah bin 'Amr and the other is Abu Habbah bin 'Abd 'Amr Al-Māzini, both of whom did not participate in the Battle of Badr. On this basis, Waqidi insists that Mālik bin 'Amr' is the one who was